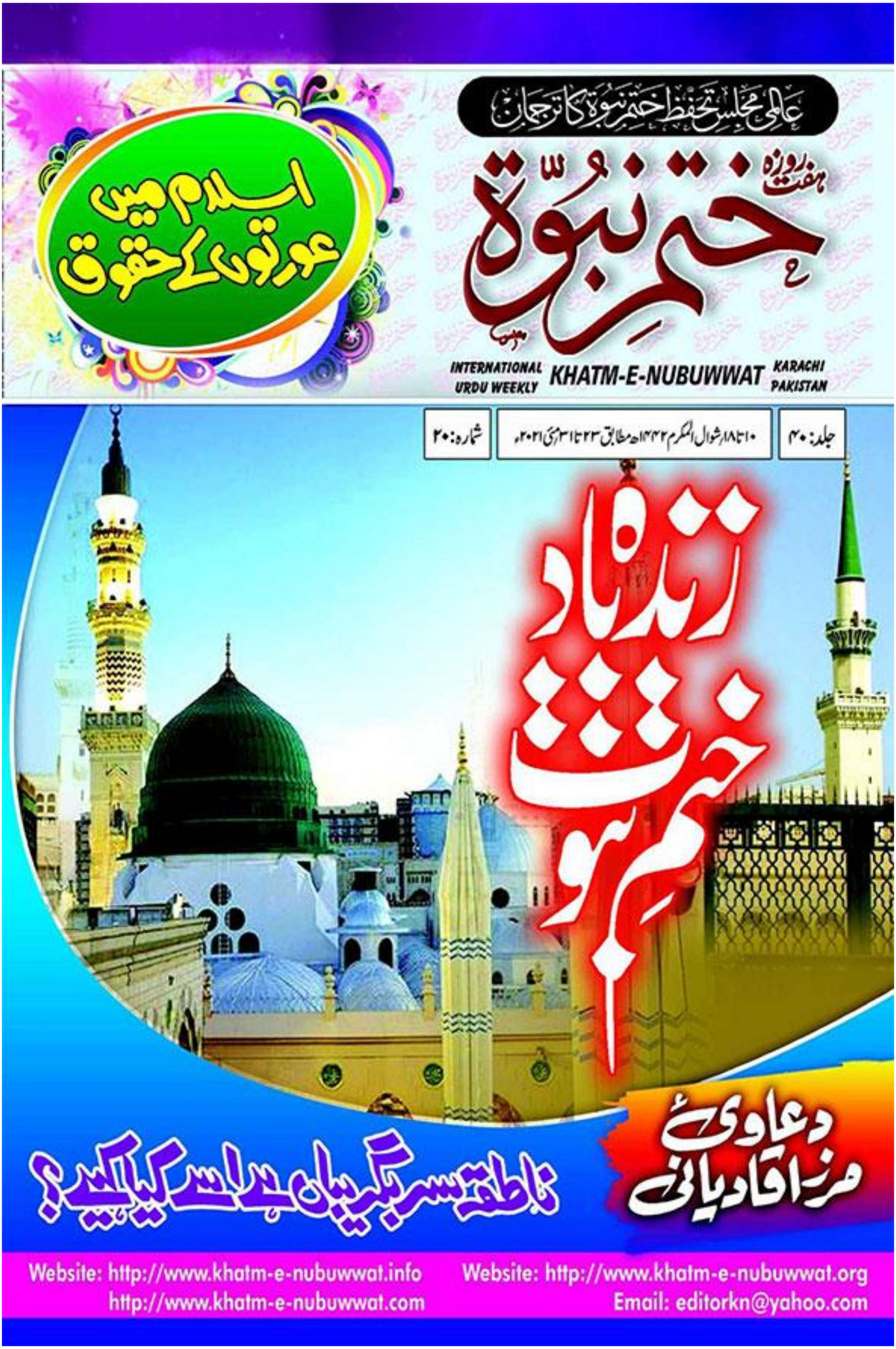
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
اسلام میں عورتوں کے حقوق
جلد:۴۰
۱۰ تا ۱۸ شوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مئی ۲۰۲۱ء
شمارہ:۲۰
زندہ باد ختم نبوت
دعاوی مرزا قادیانی
ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے؟
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مسلمانوں کا قادیانیوں سے لین دین یا تعلق رکھنا

س:...... کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ: کیا کوئی مسلمان کسی قادیانی کو اپنا مکان، دکان، فیکٹری، کارخانہ وغیرہ کرائے پر دے سکتا ہے یا نہیں؟ اس سے کرائے پر لے سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا مسلمان قادیانیوں کی خوشی غمی میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور ان کو اپنی خوشی غمی میں شریک کرسکتا ہے یا نہیں؟ مزید قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ کیا دیگر کفار کی طرح قادیانیوں سے لین دین جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

ج:...... واضح رہے کہ مرزائی وقادیانی گروپ اور لاہوری گروپ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مسیح موعود اور مصلح ماننے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ کیا اور کافر ومرتد ہوکر مرا۔ قادیانی، مرزا قادیانی کو نبی، مسیح موعود اور مصلح ماننے کے باوجود اپنے آپ کو صحیح مسلمان کہتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ نیز اپنے کفر کو صحیح اسلام باور کراتے ہیں اور اسی کی تبلیغ وتشہیر میں رات دن مصروف رہتے ہیں، جبکہ آئینِ پاکستان کی رو سے بھی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے، مگر یہ لوگ آئینِ پاکستان اور قانون کو کسی خاطر میں نہیں لاتے بلکہ کھل کر اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور عام مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اس لئے قادیانی شرعی طور پر کافر محارب اور زندیق ہیں، ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا خواہ معاشی ہو یا معاشرتی جائز نہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ تجارت کرنا، خرید وفروخت کرنا، ان کی ملازمت کرنا یا ان کو ملازم رکھنا۔ مکان یا دکان کرایہ پر دینا یا ان سے کرایہ پر لینا جائز نہیں، مزید یہ کہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کو دیتے ہیں، جس کا مصرف عام مسلمانوں کو قادیانی بنانا ہے گویا اس صورت میں مسلمان بھی عام مسلمانوں کو مرتد وقادیانی بنانے میں لاشعوری طور پر ان کی مدد کررہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح شادی، غمی میں ان کو شریک کرنا، عام مسلمانوں سے اختلاط کرنا، ان کی باتیں سننا، ان کے جلسوں میں شریک ہونا سب ممنوع اور دینی غیرت اور حمیت کے خلاف ہے۔ قادیانی اور عام کافروں میں فرق ہے: اس لئے کہ یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والوں کو مسلمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کو اسلام اور اپنے آپ کو نہ ہی مسلمان اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کہتے ہیں۔ اس بنا پر کافروں کا مسلمانوں کے ساتھ عام حالات میں خرید وفروخت کرنا جائز ہے۔ ہاں! اگر حالات بہتر نہ ہوں اور وہ مسلمانوں کو تکلیف یا نقصان پہنچانے کے درپے ہوں تو ایسی صورت میں ان سے بائیکاٹ کا حکم ہوگا لیکن قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والوں کو تو غیر مسلم اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں بلکہ پوری دنیا میں اپنے کفر کو ہی صحیح اسلام باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی قوم اور ریاست کو ظالم اور اپنے آپ کو مظلوم بنا کر غیر مسلموں سے ہمدردیاں حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں لگے رہتے ہیں اور عام مسلمانوں کو دھوکا دینے اور قادیانی بنانے کے مشن پر عمل پیرا رہتے ہیں۔ اس بنا پر بتایا جائے کہ قادیانی اور عام کافروں کا حکم ایک جیسا کیسے ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۴۰ — ۱۰ تا ۱۸ شوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مئی ۲۰۲۱ء — شمارہ:۲۰

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے؟	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
عقیدۂ ختم نبوت زندہ باد!	۶	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
اسلام میں عورتوں کے حقوق	۱۱	جناب ثروت جمال اصمعی صاحب
سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۶)	۱۵	حافظ محمود راجا، سجاول
مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی اور تحریک ختم نبوت	۱۸	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
آہ! مولانا نور عالم خلیل امینیؒ	۲۱	مولانا سیّد محمد زین العابدین
قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ	۲۲	محترمہ سیدہ ناجیہ شعیب احمد
دعاوی مرزا قادیانی	۲۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے؟

الحمد للہ والصلوٰۃ و السلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء، امابعد!

اہل وطن جانتے ہیں کہ سینیٹ کے الیکشن کے بعد ہمارے ملک عزیز کے حالات میں مد و جزر کی کیفیت ہے۔ جناب یوسف رضا گیلانی کو سینیٹ الیکشن میں کامیابی کیا نصیب ہوئی کہ وفاقی حکومت کو پاؤں تلے سے زمین کھسکتی نظر آئی۔ چنانچہ فوراً ہنگامی بنیادوں پر جناب وزیر اعظم صاحب کو قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ لینا پڑا۔ ورنہ ڈر تھا کہ کہیں عدم اعتماد کی تحریک نہ آ جائے۔ واقف کار حضرات کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم کو غلط فہمی ہو چلی تھی کہ شاید میں واقعی پاکستان کا وزیر اعظم ہوں۔ مقتدر قوت نے گیلانی کو جتا کر انہیں حالات کے آئینہ کے سامنے کر دیا۔ جس سے وزیر اعظم کی گردن کا سریا نکل گیا تو پھر سینیٹ چیئرمین کا الیکشن ہرا کر گیلانی صاحب کو بھی اپنی حیثیت یاد کرا دی گئی۔

پی ڈی ایم میں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سینیٹ کے چیئرمین کا گیلانی صاحب الیکشن لڑیں گے اور سینیٹ میں حزب اختلاف کے قائد کی سیٹ نون لیگ کی ہوگی، وائس چیئرمین کے لئے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری کو میدان میں اتارا گیا۔ لیکن پیپلز پارٹی نے سینیٹ چیئرمین کا الیکشن ہارنے پر سینیٹ کے قائد اختلاف کی سیٹ پر جناب گیلانی صاحب کو کھڑا کر دیا۔ جس مقتدر قوت نے گیلانی صاحب کو چیئرمین کے الیکشن میں ہرایا تھا۔ قائد حزب اختلاف کے طور پر انہوں نے ان کو کامیاب کرا دیا۔

اس سے نون لیگ اور پیپلز پارٹی میں وہ ٹھنی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ ادھر ڈسکہ کے الیکشن میں نون لیگ نے پی ٹی آئی کو چاروں شانے چت کر دیا۔ مقتدر قوت کی شطرنج بازی کے کامیاب راؤنڈ پر داد دیجئے کہ سب کو باری باری ڈبکیاں دے دے کر مارا بھی اور نہلا دھلا کر نئے تن و توش کو کامیابی کا نیا جامہ اقتدار سے سرفراز کر کے مقابلہ کے لئے پیش بھی کر دیا۔

نون لیگ ڈسکہ الیکشن کی کامیابی پر خوش تھی کہ پھولی نہ سماتی تھی، لیکن کراچی کے معرکہ میں پیپلز پارٹی کے سر پر سرخاب کے پر لگا دیئے گئے۔ اب معاملہ دوبارہ گنتی تک معرض التواء میں ہے۔ ہوگا وہی جو مقتدر طاقت پسند فرمائے گی۔ اب دونوں امید لگائے اونٹ کے منہ سے لٹکی زبان کے حصول کے لئے مقتدر قوت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں لیکن یا مقدر یا نصیب۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

قائد حزب اختلاف کی سیٹ ہارنے پر نون لیگ نے پی ڈی ایم کی سٹیئرنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیپلز پارٹی اور اے این پی کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے۔ تلخی نے چکھنے والوں کے ہی نہیں سننے اور دیکھنے والوں کے گلوں کو بھی کڑوا کر دیا۔

اس دوران میں مخدوم العلماء حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بخار کی زد میں آ گئے۔ اس کے اتار چڑھاؤ نے انہیں کمزور کر دیا۔ آپ آرام کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان چلے گئے۔ وہاں پر مولانا محمد خان شیرانی اور مولانا گل نصیب ملنے کے لئے آ گئے۔ اس کو کہتے ہیں کہ نصیب، نصیب کی بات ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد صاحب اوپر کی طرف سے آخری سیڑھی سے ایسے پھسلے ہیں کہ نیچے کی آخری سیڑھی پر بڑی تیزی سے آرہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں نصیب ومقدر اپنا اپنا۔ لگتا ہے کہ اپنے مقدر کے تمام کمالات وہ ایک ساتھ بڑی تیزی سے سمیٹنے کے لئے بھرپور جدوجہد کرنے میں سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ حضرت قبلہ حافظ صاحب اپنے حصہ کی خیروبرکت مکمل سمیٹے بغیر چین سے بیٹھنے کو روا نہیں سمجھتے۔ ہم بھی انہیں زندہ رہو سلامت رہو سے آخری عشرہ سے کیوں فراموش کریں۔ مرداں چنیں کنند، قوت حاکمہ تیری دور اندیشی کو سلام۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم ومدظلہم کو حق تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ انہیں بخار سے صحت نصیب ہوئی تو اسلام آباد گئے۔ تھکاوٹ نے رنگ دکھایا تو چند دن آرام کرنا پڑا۔ اللہ رب العزت نے فضل فرمایا محبین کے چہروں پر رونق آئی کہ آپ نے اپنی سرگرمیاں جاری کردیں۔ رمضان المبارک شب پندرہ کو ختم قرآن مجید پر حضرت مولانا مدظلہم کے ہاں دوستوں نے جمع ہوکر رونق کو دوبالا کیا۔ خدا کرے کہ کسی اللہ والے کی دعا کی خیرات ہم مسکینوں کو بھی نصیب ہوجائے۔

میاں نواز شریف صاحب کے جانے، جناب خاقان عباسی کے آنے پر ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے حلف نامے کے حذف کرنے پر جناب مولانا خادم حسین رضوی اسلام آباد کے سنگم پر براجمان ہوئے۔ بھرپور بہادری اور جرأت مندانہ اقدام پر لفافوں سے شکریہ ادا کیا گیا۔

فرانس میں اہانت رسول کے واقعہ پر پوری مسلم امت اضطراب وکرب سے بے قرار نظر آئی۔ اس وقت فرانس حکومت پوری مسلم برادری کے احتجاج پر دفاعی پوزیشن میں چلی گئی تھی۔ چار پانچ اسلامی ملک مل کر اگر کوئی اقدام کرتے تو مناسب وموزوں موقع تھا امت تو صرف احتجاج کرسکتی تھی۔ لولی پاپ سے وہ ٹھنڈے ہوگئے کفر دباؤ سے آزاد سروقد ہوگیا۔ ہماری حکومت میں عقل نام کی کوئی چیز ہوتی کہ اب مناسب وقت گزرنے کے بعد فرانس کے سفیر کی بدری کا ٹی۔ایل۔پی سے وعدہ کرتے ہوئے وقت گزاری اور منافقت نہ کرتی۔ حضرت مولانا خادم حسین صاحب رضوی اس صدمہ سے دوچار ہوکر آخرت کو سدھار گئے۔ پسماندگان سے دوبارہ وعدہ کرکے حکومت نے ایفاء نہ کیا۔ ٹی۔ایل۔پی نے جرأت سے میدان میں قدم رکھا۔ لفافہ سرکار نے انہیں قوت پکڑتا دیکھ کر سکہ کا دوسرا رخ دکھادیا۔

ادھر فرانس نے ریاست مدینہ کی مدعی حکومت کو اپنے باسیوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتے دیکھ کر یورپی یونین سے تحفظ ناموس رسالت کے خاتمہ کی قرارداد اور حکومت پاکستان کو دباؤ میں لانے کا دام بچھایا۔ حکومت دوسری بار بھی ٹی۔ایل۔پی کے ساتھ کئے وعدہ سے مکر گئی بلکہ ٹی۔ایل۔پی کو بھی قصۂ پارینہ بنادیا۔ ملی یکجہتی کونسل نے اجلاس کیا۔ اس کے صدر گرامی قبلہ ڈاکٹر ابوالخیر ٹی۔ایل۔پی کی قیادت کو سمجھانے کے لئے مامور ہوئے۔ جب اس دھماچوکڑی میں گرد بیٹھی تو:

فسوف تری اذا کشف الغبار اتحت رجلک فرس ام حمار

کا منظر تھا۔ ’’وقف بل‘‘ منظور ہوکر اسلام آباد میں لاگو ہوگیا ہے۔ حکومت نے مدارس دینیہ کی تنظیمات سے وعدہ کیا تھا کہ بل میں آپ ترامیم دیں ہم وہ کریں گے۔ ترامیم دی جاچکی ہیں۔ حکومت ٹس سے مس نہیں ہورہی۔ بے چینی کا دور دورہ ہے اور چینی کی تحقیقات کے لئے ملعون قادیانی آفیسر لگادیا گیا ہے۔

اس حکومتی عقل مندی کی دوڑ میں کرونا بھی سرپٹ آگے بڑھا جارہا ہے۔ عید سر پر ہے، کرونا در پر ہے۔ خدا کے گھر میں اعتکاف کی اوقاف نے پابندی لگادی ہے۔

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہئے؟

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

عقیدۂ

ختم نبوت زندہ باد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قرآن وسنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو منصبِ نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰـکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ، وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔“ (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ:... ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ”خاتم النبیین“ کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصبِ نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”فھٰذہ الآیة نص فی أنه لا نبی بعده وإذا کان لا نبی بعده فلا رسول بالطریق الأولیٰ، والأحریٰ: لأن مقام الرسالة أخص من مقام النبوة فان کلّ رسول نبی ولا ینعکس وبذلک وردت الأحادیث المتواترة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من حدیث جماعة من الصحابة رضی الله عنهم.“ (تفسیر ابن کثیر ج:۳ ص:۴۹۳)

ترجمہ:... ”یہ آیت اس مسئلے میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجۂ اَولیٰ نہیں ہوسکتا، کیونکہ مقامِ نبوت مقامِ رسالت سے عام ہے، کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا، اور اس مسئلے پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر اَحادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔“

اِمام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”قال ابن عطیة: هذه الألفاظ عند جماعة علماء الأمة خلفًا وسلفًا متلقاة علی العموم التام مقتضیة نصًّا أنه لا نبی بعده صلی الله علیه وسلم.“ (تفسیر قرطبی ج:۱۴ ص:۱۹۶)

ترجمہ:... ”ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے اُمت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں، جو نصِ قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

حجۃ الاسلام اِمام غزالی رحمہ اللہ ”الاقتصاد“ میں فرماتے ہیں:

”ان الأمّة فهمت بالإجماع من هذا اللفظ ومن قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبی بعده أبدا ..... وأنه لیس فیه تأویل ولا تخصیص، فمنکر هذا، لا یکون الا منکر الإجماع.“ (الاقتصاد فی الاعتقاد، ص:۱۲۳)

ترجمہ:... ”بے شک اُمت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، اور اس پر اِجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تأویل و تخصیص نہیں، پس اس کا منکر یقیناً اِجماعِ اُمت کا منکر ہے۔“

ختم نبوت اور اَحادیثِ نبویہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر اَحادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اِعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تأویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابرؒ نے ان احادیثِ ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے، چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہریؒ کتاب "الفصل فی الملل والأھواء والنحل" میں لکھتے ہیں:

"وقد صح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنقل الکواف التی نقلت نبوتہ وأعلامہ و کتابہ أنہ أخبر أنہ لا نبی بعدہ."

(کتاب الفصل، ج:۱، ص:۷۷)

ترجمہ:... "وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب (قرآنِ کریم) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ آیت "خاتم النبیین" کے تحت لکھتے ہیں:

"وبذالک وردت الأحادیث المتواترہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم."

(تفسیر ابن کثیر، ج:۳، ص:۴۹۳)

ترجمہ:... "اور ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیثِ متواترہ وارد ہوئی ہیں، جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔"

اور علامہ سید محمد آلوسی رحمہ اللہ تفسیر "روح المعانی" میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

"وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السُّنَّۃ وأجمعت علیہ الأمّۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان أصرّ." (روح المعانی، ج:۲۲، ص:۴۱)

ترجمہ:... "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیثِ نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور اُمت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو، اس کو کافر قرار دیا جائے گا، اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

حدیث ۱:...

"عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْأَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَأَحْسَنَہٗ وَأَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ: ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَۃُ! وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ!" (صحیح البخاری، کتاب المناقب ج:۱ ص:۵۰۱، صحیح مسلم، ج:۲ ص:۲۴۸، واللفظ لہ)

ترجمہ:... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہؓ سے بھی مروی ہے:

۱:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، ان کی حدیث کے الفاظ صحیح مسلم میں درج ذیل ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَۃِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِیَاءَ." (مسند احمد، ج:۳، ص:۳۶۱، صحیح بخاری، ج:۱، ص:۵۰۱، مسلم، ج:۲، ص:۲۴۸، ترمذی، ج:۱، ص:۱۰۹)

ترجمہ:... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا، پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا۔"

۲:... حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ، ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"مَثَلِیْ فِی النَّبِیِّیْنَ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَأَحْسَنَھَا وَأَکْمَلَھَا وَأَجْمَلَھَا وَتَرَکَ مِنْھَا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ، وَیَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَیَقُوْلُوْنَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ! وَأَنَا فِی النَّبِیِّیْنَ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ." قَالَ التِّرْمِذِیْ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. (مسند احمد، ج:۵، ص:۱۳۷، ترمذی

ج:۱۲،ص:۲۰۱)

ترجمہ:... ’’انبیائے کرام میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا حسین و جمیل اور کامل و مکمل محل بنایا، مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس محل کے گرد گھومتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے کہ: کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی پُر کردی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔‘‘ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳:... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، مسنداحمد میں ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

’’مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّھَا اِلَّا لَبِنَۃً وَّاحِدَۃً فَجِئْتُ اَنَا فَاَتْمَمْتُ تِلْکَ اللَّبِنَۃَ۔‘‘ (مسند احمد، ج:۳، ص:۹، واللفظ لہ، صحیح مسلم، ج:۲، ص:۲۴۸، جامع الاصول ۲، ج:۸، ص:۵۳۹)

ترجمہ:... ’’میری اور دُوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا، پس اس کو پورا کردیا، مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کردیا۔‘‘

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختمِ نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرمائی ہے اور اہلِ عقل جانتے ہیں کہ محسوسات میں کسی تأویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حدیث۲:...

’’عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ، اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔‘‘ (صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۹۹، مشکوٰۃ ص:۵۱۲)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھے چھ چیزوں میں انبیائے کرامؑ پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں، (۲) رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، (۳) مالِ غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے، (۴) رُوئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے، (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور (۶) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔‘‘

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے:

’’وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً۔‘‘ (مشکوٰۃ، ص:۵۱۲)

ترجمہ:... ’’پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا، اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔‘‘

حدیث۳:...

’’عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔‘‘ (صحیح بخاری، ج:۲، ص:۶۳۳)

وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُسْلِمِ: ’’اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ‘‘ (صحیح مسلم، ج:۲، ص:۲۷۸)

ترجمہ:... ’’سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ’’میرے بعد نبوت نہیں۔‘‘

یہ حدیث متواتر ہے اور حضرت سعدؓ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ کی جماعت سے بھی مروی ہے:

۱:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ (مسند احمد، ج:۳، ص:۳۳۸، ترمذی، ج:۲، ص:۲۱۴، ابن ماجہ، ص:۱۲)

۲:... حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ (کنزالعمال، ج:۱۱، ص:۶۰۷، حدیث نمبر:۳۲۹۳۴)

۳:... حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ (کنز، ج:۱۳، ص:۱۵۸، حدیث نمبر ۳۶۴۸۸، مجمع الزوائد، ج:۹، ص:۱۱۰)

۴:... اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ (مسند احمد، ج:۶، ص:۴۳۸، مجمع، ج:۹، ص:۱۰۹، کنزالعمال، ج:۱۱، ص:۶۰۷، حدیث نمبر:۳۲۹۳۷)

۵:... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔

(کنزالعمال، ج:۱۱،ص:۳۰۳، حدیث نمبر:۳۲۹۱۵، مجمع الزوائد، ج:۹،ص:۱۰۹)

۶:...ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ۔ (مجمع الزوائد، ج:۹،ص:۱۱۱)

۷:... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ۔ (ایضاً، ج:۹،ص:۱۱۰)

۸:...اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (ایضاً، ج:۹، ص:۱۰۹)

۹:...براء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ (ایضاً، ج:۹، ص:۱۱۱)

۱۰:...زید بن ارقم رضی اللہ عنہ۔ (ایضاً، ج:۹ ص:۱۱۱)

۱۱:...عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ (مجمع، ج:۹، ص:۱۱۰، خصائص کبریٰ سیوطی، ج:۲،ص:۲۴۹)

۱۲:...حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ۔ (کنز، ج:۱۳، ص:۱۹۲، حدیث نمبر:۳۶۵۷۲، مجمع، ج:۹،ص:۱۰۹)

۱۳:...مالک بن حسن بن حویرث رضی اللہ عنہ۔ (کنز، ج:۱۱،ص:۶۰۶، حدیث نمبر:۳۲۹۳۲)

۱۴:... زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ۔ (کنز، ج:۱۳،ص:۱۰۵، حدیث نمبر۳۶۳۴۵)

واضح رہے کہ جو حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہو، حضراتِ محدثین اسے احادیثِ متواترہ میں شمار کرتے ہیں، چونکہ یہ حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اس لئے مسندالہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اس کو متواترات میں شمار کیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ ’’ازالۃ الخفا‘‘ میں ’’مآثرِ علیؓ‘‘ کے تحت لکھتے ہیں:

’’فمن المتواتر: أنت منّي بمنزلة هارون من موسىٰ.‘‘ (ازالۃ الخفاء مترجم، ج:۴، ص:۴۴۴، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ:...’’متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی۔‘‘

حدیث۴:...

’’عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ.‘‘ (صحیح بخاری، ج:۱، ص:۴۹۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۲۶، مسند احمد، ج:۲، ص:۲۹۷)

ترجمہ:...’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دُوسرا نبی آتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔‘‘

بنی اسرائیل میں غیرتشریعی انبیاء آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے، البتہ مجدّدینِ اُمت ضرور آئیں گے جیسا کہ ابوداؤد وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے:

’’اِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.‘‘ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۳۳)

ترجمہ:...’’بے شک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگوں کو کھڑا کرے گا جو اس کے لئے دِین کی تجدید کریں گے۔‘‘

حدیث۵:...

’’عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.‘‘ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۲۸، واللفظ لہ، ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

ترجمہ:...’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔‘‘

یہ مضمون بھی متواتر ہے، اور حضرت ثوبانؓ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے:

۱:...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (صحیح بخاری، ج:۱، ص:۵۰۹، صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۹۷)

۲:...حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ (کنزالعمال، ج:۱۴، ص:۱۹۸، حدیث نمبر:۳۸۳۷۲)

۳:...ابوبکرہ رضی اللہ عنہ۔ (مشکل الآثار،

ج:۴،ص:۱۰۴)

۴:...عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما۔

(فتح الباری، ج:۶،ص:۶۱۷،حدیث نمبر۳۶۰۹)

۵:...عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما۔ (فتح الباری، ج:۱۳،ص:۸۷،حدیث نمبر۷۱۲۱)

۶:...عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔(ایضاً)

۷:...علی رضی اللہ عنہ۔ (ایضاً)

۸:...سمرہ رضی اللہ عنہ۔(ایضاً)

۹:...حذیفہ رضی اللہ عنہ۔(ایضاً)

۱۰:...انس رضی اللہ عنہ۔(ایضاً)

۱۱:...نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ۔

(مجمع الزوائد، ج:۷،ص:۳۳۴)

تنبیہ:... ان تمام احادیث کا متن مجمع الزوائد (ج:۷،ص:۳۳۲-۳۳۴) میں ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث۶:...

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۵۱، مسند احمد، ج:۳، ص:۲۶۷)

ترجمہ:..."حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: رسالت و نبوّت ختم ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، اور حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو امام احمدؒ نے مسند میں بھی روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں اس حدیث میں بروایت ابویعلیٰ اتنا اضافہ نقل کیا ہے:

"وَلٰکِنْ بَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْیَا الْمُسْلِمِیْنَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔"

(فتح الباری، ج:۱۲،ص:۳۷۵)

ترجمہ:..."لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا کہ: مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مؤمن کا خواب جو نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔"

اس مضمون کی حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سے بھی مروی ہے:

۱:...حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(صحیح بخاری، ج:۲،ص:۱۰۳۵)

۲:...حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔ (کنز العمال، ج:۱۵، ص:۳۷۰، حدیث نمبر۴۱۴۱۹، مجمع الزوائد، ج:۷،ص:۱۷۲)

۳:...حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ۔

(حوالہ بالا)

۴:...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

(صحیح مسلم، ج:۱،ص:۱۹۱، سنن نسائی، ج:۱،ص:۱۶۸، ابوداؤد، ج:۱،ص:۱۲۷، ابن ماجہ،ص:۲۷۸)

۵:...حضرت اُمّ کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا۔

(ابن ماجہ،ص:۲۷۸، احمد، ج:۶، ص:۳۸۱، فتح الباری، ج:۱۲،ص:۳۷۵)

۶:...حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ۔

(مسند احمد، ج:۵، ص:۴۵۴، مجمع الزوائد، ج:۷، ص:۱۷۳)

حدیث ۷:...

"عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، بَیْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا۔" (صحیح بخاری، ج:۱، ص:۱۲۰، واللفظ لہ، صحیح مسلم، ج:۱،ص:۲۸۲)

ترجمہ:..."حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آخری نبی ہونا اور اپنی اُمت کا آخری اُمت ہونا بیان فرمایا ہے، یہ مضمون بھی متعدّد اَحادیث میں آیا ہے:

۱:..."عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: (فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ، وَفِیْہِ:) وَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا وَالْأَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔"

(صحیح مسلم، ج:۱،ص:۲۸۲، نسائی، ج:۱،ص:۲۰۲)

ترجمہ:..."حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہلِ دُنیا میں سب سے آخر میں آئے، اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے کیا جائے گا۔"

(جاری ہے)

اسلام میں عورتوں کے حقوق

جناب ثروت جمال اصمعی صاحب

اسلام میں عورت مرد کے مساوی کس طرح ہے، اسلام نے اسے کیا حقوق دیئے اور کیا مرتبہ عطا کیا ہے اور یہ سب کچھ دورِ حاضر کے تقاضوں سے کس طرح پوری مطابقت رکھتا ہے، آیئے اس موضوع پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

عورتوں کے حقوق کی جدید تعریف:

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق: ”عورتوں کے حقوق سے وہ حقوق مراد ہیں جو عورتوں کو سماجی اور قانونی لحاظ سے مردوں کے مساوی مقام تک پہنچاتے ہیں“...... ”عورتوں کے لئے مردوں کے برابر مانگے جانے والے ان حقوق میں ووٹ دینے کا حق اور جائیداد کا حق وغیرہ شامل ہیں۔“

عورتوں کے حقوق مغرب میں:

اگر ہم اسلام میں عورتوں کے حقوق کے اس تصور سے اتفاق کریں جو مغرب میں پھیلایا گیا ہے تو یہ باور کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق فرسودہ ہو چکے ہیں، جبکہ مغرب میں عورتوں کے حقوق کے نام پر جو کچھ انہیں دیا گیا ہے وہ فی الحقیقت حقوق کے نام پر ان کے جسم کے استحصال، ان کی عفت وعزت کا چھین لیا جانا اور ان کی روح کی تذلیل کے مترادف ہے۔

مغربی معاشرہ جو اسلام میں عورت کے مقام کو بلند کرنے کی ضرورت کا اظہار کرتا ہے، اس نے خود عملی طور پر عورت کے مقام کو طوائفوں، داشتاؤں اور معاشرے کی تتلیوں تک گرادیا ہے اور اب وہ جنس فروشوں اور لذت اندوزی کے خواہش مندوں کے ہاتھوں میں کھلونوں کی حیثیت رکھتی ہے اور اس پر فن وثقافت کا رنگین پردہ ڈال دیا گیا ہے۔

عورتوں کے حقوق اسلام میں:

اسلام نے انتہائی انقلابی اقدامات کے ذریعہ ڈیڑھ ہزار سال پہلے عورتوں کو ان کے واجب حقوق اور مقام دیا۔ عورتوں کی بہترین وترقی اور آزادی کے لئے اپنی سوچ، اپنی معاشرت، اپنی دیکھنے، سننے اور محسوس کرنے کی صلاحیتوں اور کوششوں کو جدید بنانا اسلام کا مقصد پہلے بھی تھا اور کسی تعطل کے بغیر آج بھی ہے۔ موضوع پر مزید گفتگو سے پہلے میں آپ کی توجہ چند نکات کی جانب مبذول کرانا چاہوں گا۔

چند اہم نکات:

☆...... دنیا کی آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے مسلمان معاشرے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض اسلام سے قریب ہو سکتے ہیں اور بعض بہت دور۔

☆...... اسلام میں عورتوں کے حقوق کو مستند ماخذوں پر جانچا پرکھا جانا چاہئے، نہ کہ اس پر کہ عام مسلمان یا مسلمان معاشرے کیا کرتے ہیں۔

☆...... اسلام کے مستند ماخذ اللہ کا کلام قرآن اور اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث ہیں۔

☆...... قرآن کریم کا کوئی حصہ اس کے کسی دوسرے حصے کی کبھی تردید نہیں کرتا، نہ مستند حدیث کی کوئی دوسری مستند حدیث تردید کرتی ہے اور نہ یہ دونوں مستند ماخذ ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں۔

☆...... بعض اوقات علماء کرام میں اختلافات ہوتے ہیں اور اکثر یہ اختلافات کسی ایک مخصوص آیت کے بجائے قرآن کریم کی مجموعی تعلیمات کی روشنی میں تجزیئے سے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کسی خاص آیت میں اگر کوئی ابہام ہے تو اس کی وضاحت اکثر قرآن کریم میں کسی اور مقام پر موجود ہوتی ہے۔

☆...... اللہ کی رضا کی جستجو، اس دنیا میں اس کے امین کی حیثیت سے کام کرنا اور شہرت کے حصول کی کوشش یا اپنی انا کی تسکین کے لئے کام کرنے سے بچنا ہر مسلمان مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے۔

اسلام کی رُو سے مرد وعورت مساوی ہیں، یکساں نہیں:

اسلام مردوں اور عورتوں کی برابری پر یقین رکھتا ہے، برابری کا مطلب یکسانیت یعنی ایک جیسا ہونا نہیں ہے۔ اسلام میں مرد اور عورتوں کا کردار ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والا ہے، باہم متنازع اور متصادم نہیں۔ اس کی حیثیت ایک شراکت کی ہے جو

ایک دوسرے کی مخالفت پر مبنی نہیں کہ دونوں جانب سے ایک دوسرے پر بالادستی کی کوشش کی جائے۔

جنت میں داخلے کا پیمانہ صنف نہیں:

مغرب میں اسلام سے متعلق سب سے بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ اسلام میں جنت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تصریحات روشنی میں یہ خیال مکمل طور پر بے بنیاد ٹھہرتا ہے۔

سورۂ نساء کی آیت:۱۲۴ میں کہا گیا ہے:

"اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔"

سورۂ نحل کی آیت:۹۷ میں بھی یہی بات کہی گئی ہے:

"جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔"

ایسا اس لئے ہے کیونکہ اسلام میں صنف جنت میں داخلے کا معیار نہیں ہے۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق کی چھ قسمیں:

اسلام عورتوں کو جو حقوق دیتا ہے، ان کے یہ چھ گروپ بن سکتے ہیں: (۱) روحانی حقوق، (۲) معاشی حقوق، (۳) معاشرتی حقوق، (۴) تعلیمی حقوق، (۵) قانونی حقوق، (۶) سیاسی حقوق۔

اسلام میں عورتوں کے روحانی حقوق:

مغربی دنیا میں ایک اور غلط فہمی یہ موجود رہی ہے کہ "عورت روح نہیں رکھتی"۔ درحقیقت یہ سترھویں صدی کی بات ہے جب روم میں دانش مند مردوں کی کونسل (Council of wisemen) کا اجلاس ہوا اور انہوں نے اس پر مکمل اتفاق کیا کہ عورت روح نہیں رکھتی لیکن اسلام میں مرد اور عورت دونوں یکساں روحانی فطرت کے حامل ہیں۔ یہ بات قرآن میں کہی گئی ہے۔ سورۂ نساء کی پہلی آیت کے الفاظ ہیں:

"اے انسانو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔"

اسی نوعیت کی بات سورۂ نحل آیت ۷۲ میں کہی گئی ہے: "اور وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں۔" سورۂ شوریٰ کی گیارھویں آیت میں کہا گیا ہے: "وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے اور اسی نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے ہیں۔"

قرآن کریم میں صاف طور پر یہ ذکر موجود ہے کہ خدا نے انسان کے اندر اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔ سورۃ الحجر:۲۹ میں کہا گیا ہے:

"اور جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو تم اس اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔"

یہی بات سورۂ سجدہ کی نویں آیت میں بھی کہی گئی ہے کہ:

"پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح میں سے کچھ پھونک دیا۔"

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان میں حلول کر گیا بلکہ یہ ہے کہ خدائے قادر مطلق نے ہر انسان کو اپنی روحانیت اور علم میں سے کچھ عطا کیا ہے اور ہر انسان اس سے قریب تر ہے۔

واضح رہے کہ یہ بات آدم اور حوا علیہما السلام، دونوں کے لئے ہے کیونکہ مرد یا عورت کے بجائے انسان اور بشر کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق دونوں میں خدا کی روح میں سے کچھ پھونکا گیا۔ اسی طرح ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا نائب، امین یا خلیفہ بنایا ہے۔ جیسے کہ سورۂ بنی اسرائیل:۷۰ ویں آیت میں کہا گیا ہے:

"ہم نے بنی آدم کو عزت عطا کی...... اور اپنی بہت سے مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔"

یہاں بنی آدم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جس کا مطلب آدم کی تمام اولاد ہے، جس میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ تاہم بعض مذہبی کتابوں مثلاً بائبل میں انسان کے زمین پر بھیجے جانے کا سبب بننے کا الزام حضرت حوا پر عائد کیا گیا ہے، لیکن قرآن کریم کی سورۂ اعراف کی ۱۹ ویں سے ۲۷ ویں آیت تک کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام بیک وقت دونوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ ان آیت میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ یہ دونوں اللہ کی حکم عدولی کے مرتکب ہوئے، دونوں نے معافی مانگی، دونوں نے توبہ کی اور دونوں کو معاف کر دیا گیا، جبکہ بائبل کی کتاب پیدائش کے تیسرے باب میں صرف حضرت حوا کو انسان کے جنت سے نکالے جانے اور زمین پر بھیجے جانے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اور اصل گناہ کے عقیدے کی رو سے حوا علیہا السلام کی وجہ سے سارے انسان پیدائشی گناہ گار ٹھہرے ہیں۔

عمل تولید عورتوں کے لئے باعث عزت یا باعث ذلت؟

بائبل کی کتاب "پیدائش" کے تیسرے

باب کی سولھویں آیت میں کہا گیا ہے: ’’پھر اس نے عورت سے کہا: میں تیرے درد حمل کو بہت بڑھاؤں گا، تو درد کے ساتھ بچے جنے گی پھر بھی تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔‘‘ اس کا مطلب ہے کہ حمل اور بچے کی پیدائش بائبل کی رو سے عورت کو بے توقیر کرنے کے لئے ہیں اور درد حمل اس کے لئے سزا کی حیثیت رکھتا ہے، جبکہ قرآن حمل اور بچے کی پیدائش کو عورت کے لئے باعث اعزاز وتکریم قرار دیتا ہے۔ سورۂ نساء کی پہلی آیت میں کہا گیا ہے: ’’رحمی رشتوں کا احترام کرو۔‘‘ سورۂ لقمان کی آیت نمبر۱۴ میں ہے:

’’اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے، اسی لئے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا شکر بجالا۔‘‘

ایسی ہی ایک ہدایت سورۂ احقاف کی آیت نمبر۱۵ میں ہے:

’’ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت جھیل کر ہی اس کو جنا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔‘‘

قرآن کریم کی ان ہدایات سے واضح ہے کہ اسلام میں حمل اور بچے کی پیدائش سے عورت کے مقام ومرتبے اور عزت واحترام میں کمی نہیں، اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ کی نگاہ میں مرد اور عورت کی فضیلت کا یکساں معیار:

فضیلت کا واحد پیمانہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ یعنی خداترسی وپاکبازی ہے۔ سورۂ حجرات کی آیت ۱۳ میں کہا گیا ہے:

’’اے انسانو! ہم نے تمہیں مرد وعورت کے واحد جوڑے سے پیدا کیا پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ راست باز ہے۔‘‘

جنس، رنگ، ذات، دولت، اسلام میں انسانی فضیلت کا معیار نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا واحد پیمانہ پاکیزگی، راست بازی اور صالحیت ہے۔ انسان مرد ہو یا عورت، اس کی جنس اللہ کے انعام کا پیمانہ ہے نہ سزا کا۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر۱۹۵ میں اللہ تعالیٰ تعالیٰ کا فرمان ہے:

’’میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔‘‘

مردوں اور عورتوں کے لئے مساوی اخلاقی ذمہ داریاں:

سورۂ احزاب کی آیت نمبر۳۵ کے معنی ہیں:

’’مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔‘‘

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں مردوں اور عورتوں کی روحانی اور اخلاقی ذمہ داریاں یکساں ہیں۔ دونوں کے لئے ایمان لانا ضروری ہے، دونوں کو نماز پڑھنی ہے، دونوں کو روزہ رکھنا ہے، دونوں کو خیرات کرنا ہے وغیرہ وغیرہ، لیکن اسلام میں عورتوں کو کئی معاملات میں چھوٹ دی گئی ہے۔ ماہانہ ایام اور وضع حمل کے بعد ناپاکی کی حالت کے عرصہ میں عورت کے لئے نمازیں مکمل طور پر معاف ہیں جبکہ ان دنوں میں اسے روزے بھی نہیں رکھنے۔ ان روزوں کی قضا اسے بعد میں کرنی ہے، جب اس کی صحت اس کی اجازت دے۔

اسلام میں عورتوں کے معاشی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مغرب کے مقابلے میں چودہ سو سال پہلے معاشی حقوق عطا فرمائے۔ ایک بالغ مسلمان عورت چاہے شادی شدہ ہو یا تنہا ہو، جائیداد کی مالک بن سکتی ہے، وہ کسی سے مشورہ کئے بغیر اپنی کسی بھی جائیداد کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکتی، اسے فروخت کر سکتی یا اس سے دستبردار ہو سکتی ہے، جبکہ مغرب نے ۱۸۷۰ء میں پہلی بار انگلستان میں شادی شدہ عورت کے حقوق تسلیم کرتے ہوئے اسے کسی سے مشورہ کئے بغیر اپنی کسی جائیداد کو رکھنے یا اس سے دستبردار ہونے کی اجازت دی ہے۔

عورتوں کے لئے کام کرنے کا حق:

عورت کو اسلام نے یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ کام کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ قرآن کریم کی کسی آیت یا کسی مستند حدیث میں عورتوں کو کام کرنے سے روکا

نہیں گیا ہے جب تک کہ وہ غیر قانونی اور ناجائز نہ ہو، اسلامی شریعت کے دائرے میں ہو اور وہ اس کام کے دوران اسلامی لباس و آداب کا اہتمام ملحوظ رکھے، لیکن فطری طور پر وہ ایسے کام نہیں کر سکتی جس میں اس کے حسن اور جسم کی نمائش ہوتی ہو، مثلاً ماڈلنگ اور فلمی اداکاری وغیرہ۔

بہت سے پیشے اور کام جو عورتوں کے لئے ممنوع ہیں، مردوں کو بھی ان کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر شراب فروشی، جوا خانوں میں کام، کوئی بھی غیر اخلاقی اور بددیانتی پر مبنی کام۔ ایسے تمام کام مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہیں۔ ایک حقیقی اسلامی معاشرہ عورتوں سے ڈاکٹری جیسے پیشے اختیار کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ ہمیں خاتون گائناکالوجسٹ کی ضرورت ہے۔ ہمیں خاتون نرسیں درکار ہیں، ہمیں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے، لیکن اسلام عورت پر مالی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ خاندان کے اندر مالی ذمہ داریوں کا بوجھ مرد کے کاندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اس لئے عورت کو اپنی گزر بسر کے لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن جب حقیقتاً حالات کا تقاضا ہو اور مالی بحران کی وجہ سے ضروریات کی تکمیل محال ہو گئی ہو تو عورت کام کرنے کا راستہ اختیار کر سکتی ہے، تاہم ان حالات میں بھی کوئی اسے کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ وہ اس سلسلے میں اپنی آزاد مرضی سے جو فیصلہ چاہے کر سکتی ہے۔

عورتوں کے لئے مالی تحفظ:

عورت کو اسلام میں مرد کے مقابلے میں زیادہ مالی تحفظ فراہم کیا گیا ہے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا مالی ذمہ داری کا بوجھ عورت پر نہیں ڈالا گیا ہے، بلکہ خاندان کے اندر یہ ذمہ داری مرد کو دی گئی ہے۔ عورت کی شادی سے پہلے اس کی مالی ضروریات کی تکمیل باپ یا بھائی کے ذمہ ہے اور شادی کے بعد یہ ذمہ داری شوہر یا بیٹے پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے کھانے پینے، لباس، رہائش اور مالی ضروریات پوری کریں۔

عورتوں کے لئے شادی کا لازمی تحفہ:

شادی ہوتی ہے تو عورت فوائد حاصل کرنے والی ہوتی ہے۔ شادی کا تحفہ جو مہر کہلاتا ہے اس کا لازمی حق ہے جسے ادا کرنے کا شوہر پابند ہوتا ہے۔ یہ ہدایت قرآن کریم میں دی گئی ہے، سورۂ نساء کی چوتھی آیت میں کہا گیا ہے: "اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔" اسلام میں شادی کے انعقاد کے لئے مہر لازمی ہے، لیکن بدقسمتی سے یہاں بہت سے مسلمان معاشروں میں قرآن کریم کی شرط برائے نام مہر رکھ کر پوری کر دی جاتی ہے، جیسے برصغیر میں ۱۵۱ روپے یا ۷۸۶ روپے، جبکہ شادی کی تقریبات، ضیافتوں اور آرائش وغیرہ پر لاکھوں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ اسلام میں مہر کے لئے کوئی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں کی گئی ہے مگر جب ایک شخص شادی کی استقبالیہ ضیافت پر لاکھوں روپے خرچ کر سکتا ہے تو یقینی طور پر مہر بھی بہت زیادہ ہونا چاہیے۔

بیوی سے جہیز کا مطالبہ اسلام میں ممنوع ہے:

مسلم معاشروں میں مختلف ثقافتوں کے طور طریقے شامل ہو گئے ہیں خصوصاً ہندو پاک کے علاقے میں، وہ مہر میں ایک چھوٹی سی رقم دے کر امید رکھتے ہیں کہ بیوی جہیز میں فریج، ٹی وی سیٹ حتیٰ کہ ایک اپارٹمنٹ، کار، قیمتی زیورات اور بھاری رقم سب کچھ لے کر آئے۔ ان توقعات اور مطالبات کا انحصار شوہر کی حیثیت پر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر وہ گریجویٹ ہے تو ایک لاکھ کی توقع رکھی جا سکتی ہے، اگر انجینئر ہے تو تین لاکھ اور ڈاکٹر ہے تو پانچ لاکھ کا مطالبہ ہو سکتا ہے۔ یہ طرز عمل اسلام کے منشاء اور تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔ اگر لڑکی کے سرپرست اپنی آزاد مرضی سے لڑکے کو کچھ دیں تو یہ قابل قبول ہے لیکن ان سے کسی بھی چیز کا براہ راست یا بالواسطہ مطالبہ اسلام میں قطعی ممنوع ہے۔

عورت کی کوئی مالی ذمہ داری نہیں:

اگر کوئی عورت کام کرے، جو اس کے لئے لازم نہیں، تو وہ جو کچھ اور جتنا بھی کمائے، اس کی ساری آمدنی خالصتاً اسی کی ملکیت ہوگی، اسے گھریلو مصارف میں خرچ کرنا یا نہ کرنا اس کے اپنے فیصلے پر منحصر ہے۔ وہ اپنی آزاد مرضی اور خوشی سے ایسا کرے تو اور بات ہے، شوہر کتنا غریب یا کتنا امیر ہے، اس سے قطع نظر، بیوی کی خوراک، لباس، رہائش، علاج معالجہ اور اس کی تمام ضروریات کی تکمیل بہرصورت شوہر کی ذمہ داری ہے۔ طلاق کی صورت میں اسے عدت کی میعاد کے دوران مالی مدد فراہم کرنا بھی مرد کے ذمہ ہے اور اگر وہ عورت بچوں والی ہو تو بچوں کی ضروریات کے لئے رقم مہیا کرنا بھی مرد پر لازم ہے۔

وراثت میں حصہ، عورت کا حق:

اسلام نے عورت کو وراثت کا حق مغرب سے صدیوں سے پہلے عطا کیا۔ قرآن کی سورۂ نساء، سورۂ بقرہ اور سورۂ مائدہ کی متعدد آیات میں کہا گیا ہے کہ عورت بلالحاظ اس کے کہ وہ بیوی ہے یا ماں، بہن یا بیٹی، وراثت کا حق رکھتی ہے اور یہ خدائے قادر مطلق کی طرف سے قرآن کریم میں متعین کر دیا گیا ہے۔

اسلام میں عورت کے معاشرتی حقوق:

ان حقوق کی درجہ بندی چار ذیلی سرخیوں کے تحت کی جا سکتی ہے۔ بیٹی کو دیئے گئے سماجی حقوق، بیوی کو دیئے گئے سماجی حقوق، ماں کو دیئے گئے سماجی حقوق، بہن کو دیئے گئے سماجی حقوق۔ (باقی صفحہ 23 پر)

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:۱۶

حافظ محمود راجا، سجاول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ دانتوں میں خلال کرو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے تو آج گوشت چکھا بھی نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کا گوشت تمہارے دانتوں میں لگ رہا ہے، معلوم ہوا کہ انہوں نے غیبت کی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ غیبت کیا چیز ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی پس پشت ایسی بات کرے جو کہ اسے ناگوار ہو، سائل نے پوچھا کہ اگر اس میں واقعتاً وہ بات موجود ہو، جو کہی گئی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہی تو غیبت ہے اگر واقعتاً موجود نہ ہو تب تو بہتان ہے، ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے، ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے دوسرے کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سود کے، ستر سے زیادہ باب ہیں۔ سب سے سہل اور ہلکا درجہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور ایک درہم سود کا پینتیس زنا سے زیادہ سخت ہے اور سب سے زیادہ بدترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔ (فضائل رمضان)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی:

۱۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے،

۲۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو تجھ کو اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے،

۳۔ فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا۔ جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے،

۴۔ شراب نہ پینا کہ یہ ہر برائی اور فحش کی جڑ ہے،

۵۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے،

۶۔ لڑائی میں نہ بھاگنا چاہے سب ساتھی مر جائیں،

۷۔ اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے جیسے طاعون وغیرہ، تو وہاں سے نہ بھاگنا،

۸۔ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا،

۹۔ تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا،

۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے سات آدمی ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنی رحمت کے سائے میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا۔ جس دن اس سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: ۱۔ عادل بادشاہ، ۲۔ وہ جوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو، ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو، ۴۔ وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے واسطے محبت ہو، اسی پر ان کا اجتماع ہو، اسی پر جدائی، ۵۔ پانچویں وہ شخص جس کو کوئی حسین اور شریف عورت اپنی طرف متوجہ کرے، اور وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ڈر مانع ہے، ۶۔ وہ شخص جو ایسے مخفی طریقہ سے صدقہ کرے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، ۷۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ میں تھے کہ آیت ''وصبر نفسک'' نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو کہ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے، ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں کہ ننگے بدن ایک لنگی صرف ان کے پاس ہے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ خود مجھے

ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تلاش کیا تو مسجد کے آخری حصہ میں بیٹھے ہوئے پایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری زندگی میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے، پھر فرمایا تم ہی لوگوں کے ساتھ زندگی ہے اور تمہارے ساتھ جینا اور تمہارے ساتھ ہی مرنا ہے، یعنی مرنے جینے کے ساتھی تم ہی لوگ ہو۔(فضائل ذکر)

حضرت حذیفہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے تھے۔(ابوداؤد، درمنثور)

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آندھی بند نہ ہو جاتی، مسجد سے نہ نکلتے تھے، اسی طرح جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے، حضرت صہیبؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔(فضائل نماز)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے (یعنی سنتوں اور آداب کی پوری رعایت کرے پھر کلمہ پڑھے: ’’اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ و اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ‘‘ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمدللہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ اور ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر پڑھے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔(مشکوٰۃ، مسند احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، اس میں فرمایا: لوگو! مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرلو، (ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور توبہ رہ جائے) اور مشاغل کی کثرت سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو، (ایسا نہ ہو کہ پھر مشغلوں کی کثرت سے وقت نہ ملے) اور فرمایا اپنے رب کا تعلق مضبوط کرلو، اس کی یاد کی کثرت کے ساتھ اور مخفی اور اعلانیہ صدقہ کی کثرت کے ذریعہ سے کہ اس کی وجہ سے تمہیں رزق بھی دیا جائے گا۔ تمہاری مدد بھی ہوگی تمہاری شکستہ حالی بھی دور ہوگی۔(ترغیب)

علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں حضرت زبیرؓ سے ایک قصہ نقل کیا ہے، حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عمامہ کا پچھلا کنارہ پکڑ کر فرمایا کہ اے زبیر! میں اللہ کا قاصد ہوں، تمہاری طرف سے خاص طور سے اور سب لوگوں کی طرف عام طور سے (یعنی یہ بات تمہیں اللہ جل شانہ کی طرف سے خاص طور سے پہنچاتا ہوں)۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ جب اپنے عرش پر جلوہ فرما تھا تو اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کی طرف کرم کی نظر فرمائی، اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو اور میں تمہارا پروردگار ہوں، تمہاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں، تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا میں نے ذمہ لے رکھا ہے، اپنی روزیاں مجھ سے مانگو، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بتاؤں تمہارے رب نے کیا فرمایا، یہ کہا کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا، تو لوگوں سے بچا کر، باندھ کر نہ رکھ تاکہ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں، تو خزانہ جمع کرکے نہ رکھ تاکہ میں تیرے (نہ دینے) پر جمع کرکے رکھ لوں، رزق کا دروازہ سات آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا ہے، جو کہ عرش سے ملا ہوا ہے، وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے نہ دن میں، اللہ جل شانہٗ اس دروازے سے ہر شخص پر روزی اتارتا رہتا ہے، اس شخص کی نیت کی بقدر اس کی عطا کی بقدر، اس کے صدقہ کے بقدر، اس کے اخراجات کے بقدر، اس کو عطا فرماتا ہے۔ جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے، اس کے لئے زیادہ آتا رہتا ہے، جو کم خرچ کرتا ہے، اس کے لئے کمی کردی جاتی ہے اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک دیا جاتا ہے، اے زبیر خود بھی کھاؤ، دوسروں کو بھی کھلاؤ، اور باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر بھی باندھ کر رکھ دیا جائے اور شمار نہ کرو کہ تم پر بھی شمار کیا جائے، تنگی نہ کرو کہ تم پر

بھی تنگی کردی جائے، مشقت میں (لوگوں کو) نہ ڈالوکہ تم پر بھی مشقت ڈالدی جائے، اے زبیر اللہ جل شانہٗ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے، سخاوت اللہ جل شانہٗ کے ساتھ یقین سے ہوتی ہے اور بخل شک سے پیدا ہوتا ہے، جوشخص اللہ جل شانہٗ کے ساتھ کامل یقین رکھتا ہے، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا اور جوشک کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، زبیر! اللہ جل شانہٗ زلزلوں اور حوادث کے وقت صبر کو پسند کرتا ہے، اور شہوتوں کے غلبہ کے وقت ایسے یقین کو پسند کرتا ہے، جوسب جگہ سرایت کر جائے (اور شہوت کے پورا کرنے سے روک دے) اور (دین میں) شبہات پیدا ہونے کے وقت عقل کامل کو محبوب رکھتا ہے، اور حرام اور گندی چیزوں کے سامنے آنے پر تقویٰ کو پسند کرتا ہے، اے زبیر! بھائیوں کی تعظیم کرو، اور نیک لوگوں کی عظمت بڑھاؤ اور اچھے آدمیوں کا اعزاز کرو، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور فاسق لوگوں کے ساتھ راستہ بھی نہ چلو، جوان چیزوں کا اہتمام کرے گا، جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہوگا۔ یہ اللہ کی نصیحت ہے مجھ کو اور میری نصیحت تم کو۔ (درمنثور)

حضرت بہیسہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والد نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کا (کسی مانگنے والے کو دینے سے) روکنا جائز نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی! میرے والد نے پھر یہی سوال کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمک! میرے والد نے پھر یہی سوال کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھلائی تو (کسی کے ساتھ) کرسکے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت سعدؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کا انتقال ہوگیا (ان کے ایصال ثواب کے لئے) کون سا صدقہ زیادہ افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے، اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لئے ایک کنواں کھدوادیا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آیا ہے مردہ اپنی قبر میں اس شخص کی طرح سے ہوتا ہے، جو پانی میں ڈوب رہا ہو اور ہر طرف سے کسی مدد کا خواہشمند ہو اور وہ اس کا منتظر رہتا ہے کہ باپ بھائی وغیرہ کسی دوست کی طرف سے کوئی مدد، دعا کم ازکم اس کو پہنچ جائے اور جب اس کو کوئی مدد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لئے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ (احیاء)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب ان کو ملتا ہے، ایک تو وہ علم ہے جو کسی کو سکھایا ہو اور اشاعت کی ہو، اور وہ صالح اولاد ہے جس کو وہ چھوڑ گیا ہو، اور وہ قرآن شریف جو کہ میراث میں چھوڑ گیا ہو اور وہ مسجد ہے اور مسافر خانہ ہے جس کو بنایا ہو اور نہر ہے کہ جو کہ جاری کر گیا ہو اور وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد سات چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے، کسی کو علم پڑھایا ہو، کوئی نہر جاری کردی ہو، کوئی کنواں بنادیا ہو، کوئی درخت لگادیا ہو کوئی مسجد بنادی ہو، قرآن پاک میراث میں چھوڑا ہو، ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے۔ (ترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جوشخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ مہمان کا اکرام کرے اور اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی بات نکالے ورنہ چپ رہے اور دوسری روایت میں ہے کہ صلہ رحمی کرے۔ (متفق علیہ کذافی المشکوٰۃ)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے، جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے، اگر وہ تجھ سے مدد چاہے تو اس کی مدد کر، اگر قرض مانگے تو اس کو قرض دے، اگر محتاج ہو تو اس کی اعانت کر، اگر بیمار ہو تو عیادت کر، اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جا، اگر اس کو خوشی حاصل ہو تو مبارکباد دے، اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کر، بغیر اس کی اجازت سے اس کے مکان کے پاس اپنا مکان اونچا نہ کر، جس سے اس کی ہوا رک جائے، اگر تو کوئی پھل خریدے تو اس کو بھی ہدیہ دے اور یہ اگر نہ ہوسکے تو اس پھل کو ایسی طرح پوشیدہ گھر میں لا کہ وہ نہ دیکھے اور اس کو تیری اولاد باہر لے کر نہ نکلے تاکہ پڑوسی کے بچے اس کو دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں اور اپنے گھر کے دھویں سے اس کو تکلیف نہ پہنچا مگر اس صورت میں کہ جو پکاوے اس میں سے اس کا بھی حصہ لگالے، تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کتنا ہے؟ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس کے حق کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، روایت کیا اس کو امام غزالیؒ نے اربعین میں۔ (مظاہر حق)

(جاری ہے)

مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریکِ ختم نبوت

۱۹۱۱ء - ۱۹۸۳ء

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی ؒ پوپلزئی قبیلہ کے قابل احترام چشم و چراغ تھے۔ آپ کا خاندان پوپل خان کی طرف منسوب ہے۔امیر محمد عظیم خان کے وقت آپ کے جدامجد کے والد افغانستان سے ہجرت کر کے پشاور آباد ہوئے۔(پٹھان،ص:۱۲۷۱،از سر والف کیرو)

آپ کے والد محترم مولانا عبدالحکیم پوپلزئی (متوفی ۱۳۹۷ھ) اپنے وقت کے مشہور عالم دین، حافظ قرآن اور مفتی سرحد تھے۔آپ نے علوم متداولہ کی تکمیل دارالعلوم دیوبند سے کی۔ انڈیا کے مختلف اداروں میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے بالآخر آپ پشاور شہر کے مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن جنان میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔آپ نے دو شادیاں کیں دوسری شادی سے مولانا مفتی عبدالقیوم پیدا ہوئے جو علم وعمل اور سیاسیات میں اپنے والد محترم کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ آپ کے والد محترم کے انتقال کے بعد تمام علماء کرام نے آپ کو متفقہ طور پر آپ کے والد محترم کا جانشین تسلیم کیا اور جامع مسجد قاسم علی خان کا خطیب، مفتی مقرر کر دیا۔

مفتی سرحد مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی ۱۹۱۱ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم، ناظرہ وحفظ کے علاوہ نحو، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، منطق اور دوسرے علوم کی تحصیل اپنے والد محترم سے کی جو علوم اسلامیہ کے مایہ ناز مدرس تھے۔

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ:

ابتدائی علم کی تحصیل کے بعد آپ کو دارالعلوم دیوبند بھیجا گیا، جہاں آپ نے دورۂ حدیث شریف تک تعلیم حاصل کی۔ دیوبند میں حصول تعلیم کے زمانہ میں آپ کا قیام حویلی مقرب خان میں تھا۔جہاں آپ کے ساتھ محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ بھی شامل تھے، کمرہ کا کرایہ دونوں حضرات مل کر ادا کرتے، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ جب ڈابھیل تشریف لے گئے تو آپ بھی اپنے برادر بزرگ مولانا عبدالرحیم پوپلزئی کے مشورہ سے دیوبند سے دہلی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے سامنے جامعہ امینیہ میں زانوئے تلمذ تہہ کئے اور دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں آپ کے اساتذہ کرام میں شیخ العرب والعجم مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ، شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ، محدث بے مثال مولانا سیّد اصغر حسین شاہ سرفہرست نظر آتے ہیں۔

مجلس احرار اسلام میں:

تقسیم سے پہلے آپ نے تحریک آزادی میں مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے حصہ لیا۔

آپ نے مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے مل کر آزادی کی تحریکوں میں شامل بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، وہاں پورے صوبہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی بھی نگرانی فرماتے رہے۔ جہاں معلوم ہوا کہ قادیانی سر اٹھا رہے ہیں، وہاں لٹھ اٹھا کر تشریف لے گئے اور قادیانیوں کو دُم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔آپ احرار کے صوبائی راہنما تھے۔ آپ کا درس قرآن بہت سے لوگوں کی ہدایت کا باعث ہوا۔ دروس میں فرسودہ رسومات کے علاوہ قادیانیت سے عوام کو خبردار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں پشاور سمیت پورے صوبہ سرحد میں قائدانہ کردار ادا کیا۔قبل ازیں تحریک خلافت میں مردانہ وار حصہ لیا۔

صدر ایوب خان کے زمانہ میں عائلی قوانین کے خلاف جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا۔

خاندانی منصوبہ بندی کو خلاف شریعت سمجھتے ہوئے اس کے خلاف اپنی صلاحیتیں خرچ کیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں کسی سے پیچھے نہیں رہے، اپنی جوانی کے زمانہ میں امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ کو

بلوا کران کے جلسے کراتے ختم نبوت کے عقیدہ کی حفاظت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے۔

انجمن سیف الاسلام کی بنیاد:

تقسیم سے پہلے ہندو، مسلم، سکھ، قادیانی، عیسائی چونکہ اکٹھے رہتے تھے۔ غیر مسلم مسلمانوں میں ارتداد کے جراثیم گھولتے رہتے، لیکن ان تمام میں سے زیادہ خطرناک قادیانیت تھی، جس کے فتنہ کے خلاف علماء کرام نے مختلف تدبیریں اختیار کیں۔ پشاور کے ایک بازار جہانگیر پورہ کے قہوہ خانہ میں نوشہرہ کے مولانا فضل حق، جہانگیرہ کے مولانا لطف اللہ اور پشاور کے مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی عبدالقیوم پوپلزئیؒ نے ایک انجمن کی بنیاد رکھی۔ جس کا نام ''انجمن سیف الاسلام'' رکھا گیا۔ اس انجمن کے مقاصد میں پشاور اور گرد و نواح میں فرق باطلہ بالخصوص قادیانیت اور مرزائیت کا تعاقب تھا۔

حضرت مفتی صاحب نے ان فتنوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے شب و روز محنت کی، جب مجلس احرار اسلام کا قیام عمل میں آیا تو اس انجمن کو احرار میں ضم کر دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام ان مجاہد صفت مسلمانوں کی جماعت تھی، جس کی قیادت باسعادت امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، جنیغم احرار جناب چوہدری افضل حق فرما رہے تھے۔ مفتی صاحب جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ مجلس احرار کے صوبائی راہنما تھے۔ آپ نے تحریک آزادی میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ صدر ایوب خان کے دور حکومت میں جب جلسے، جلوسوں پر پابندی عائد کر دی گئی تو سرحد کے علماء کرام نے ''پاک عرب دوستی'' کے نام سے تحریک چلائی۔ یہ تنظیم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور تک جاری رہی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت:

قیامِ پاکستان کے بعد جب قادیانی سرگرمیاں اور احرار بوجوہ تحریک پاکستان میں حصہ نہ لے سکے تھے تو قادیانیوں کو ہتھیار مل گیا کہ احراری ملک دشمن ہیں اور ملک بھر میں احرار رضا کاروں پر سختیاں شروع ہو گئیں تو شاہ جیؒ نے رفقاء کے مشورہ سے مجلس احرار کے بجائے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ تنظیم قائم کی۔ تاکہ تمام سیاسی جماعتیں اور مذہبی طبقات اس پلیٹ فارم سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کر سکیں اور درج ذیل مطالبات حکومت سے کئے اور

گوہر شاہیوں سے گفتگو

بتاریخ ۱۷ر مارچ ۲۰۲۱ء چند گوہر شاہی دفتر ختم نبوت ککھنگی والا گوجرانوالہ آئے۔ راقم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ ریاض احمد گوہر شاہی کو کیا مانتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم گوہر شاہی کو امام مہدی مانتے ہیں۔ راقم نے کہا کہ آپ لوگ کس دلیل سے انہیں امام مہدی مانتے ہیں؟ جبکہ احادیث نبویہ میں امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق تفصیلات موجود ہیں۔ مثلاً رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یواطئی اسمه اسمی '' اس کا نام میرے نام کی طرح محمد ہوگا۔ ''اسم ابیه اسم ابی'' ان کے والد محترم کا نام میرے والد محترم کے نام کی طرح عبداللہ ہوگا۔ ان کی والدہ محترم کا نام آمنہ ہوگا۔ فرمایا: ''من ولد فاطمة من عترتی '' میری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ مدینہ طیبہ میں پیدا ہوں گے اور چالیس سال تک مدینہ طیبہ میں رہیں گے۔ اس دوران مسلمانوں کا ایک خلیفہ انتقال کر جائے گا تو جناب محمد ابن عبداللہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کر کے فارغ ہوں گے، حجر اسود یا رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوں گے اور پہچان لئے جائیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت مطاف بیت اللہ میں ہوگی۔ راقم نے کہا کہ گوہر شاہی کا نام ریاض احمد ہے، لہٰذا پہلی علامت ہی نہ پائی گئی۔ امام مہدی علیہ الرضوان کے والد محترم کا نام عبداللہ ہوگا، جبکہ گوہر شاہی کے باپ کا نام معلوم نہیں، ایسے ہی امام مہدی علیہ الرضوان کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ ہوگا، جبکہ گوہر شاہی کی ماں کا نام معلوم نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ عرب میں جس کا نام معلوم نہ ہو تو اسے یا محمد کہہ کر پکارتے ہیں۔ راقم نے کہا کہ کیا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو: '' ماینطق عن الھوی '' کا مصداق ہیں۔ اللہ پاک کے حکم سے باتیں ارشاد فرمائی جاری ہیں اور العیاذ باللہ آپ کو نام معلوم نہیں؟ کہا: جہاں تک بیعت کا تعلق ہے تو ابھی سرکار کی غیبت (غائب ہونے کا) دورانیہ ہے۔ جب ظاہر ہوں گے تو ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔ راقم: غیبت کتنا عرصہ کے لئے ہوگی؟ جواب میں کہا کہ معلوم نہیں۔ راقم نے کہا کہ ہر اس قسم کے فتنہ کی سرپرستی شیطان کرتے ہیں اور چونکہ، چنانچہ، اگرچہ، مگرچہ کی تاویلات کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اور گوہر شاہی کا استاذ ایک ہے اور وہ شیطان ہے۔ گوہر شاہی بھی مرزا قادیانی کی طرح اپنے اخلاق و کردار کے آئینہ میں ایک شریف انسان نہیں ہو سکتا۔ یہ گفتگو کافی دیر رہی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

۱۹۵۳ء کی تحریک کی بنیاد رکھی:

۱:... قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲:... قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

۳:... ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کیا جائے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی قربانیوں نے خیر القرون کی قربانیوں کی یاد تازہ کر دی تو مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئیؒ اپنے ورکروں سمیت مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوگئے اور اپنی توانائیاں مجلس کی آبیاری کے لئے صرف کر دیں۔

تحریک کے مطالبات کے سلسلہ میں پشاور گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس میں علماء کرام کا ایک وفد سیکریٹری دفاع سکندر مرزا کو ملا۔ اس وفد میں مفتی صاحب کے علاوہ مولانا محمد رمضان علویؒ راولپنڈی، مولانا انوار الحسن شیرکوٹیؒ، حاجی محمد امین ناجیہ والے شامل تھے۔ اس وفد کی ترجمانی مفتی عبدالقیوم فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”جو ختم نبوت کا پاس نہیں رکھتا اس کا پاس نہیں رکھا جائے گا۔“ آپ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے منسلک تھے اور جمعیت کی طرف سے کئی مرتبہ الیکشن میں بھی حصہ لیا۔ گویا آپ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام اور دینی جماعتوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے منسلک ہوگئے اور اس سلسلہ کو آخر وقت تک نبھایا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند گرامی مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا۔ مفتی صاحب اپنے والد کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے آج پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور روح رواں ہیں، نیز آپ نے بعض اضلاع میں مجلس کو یونین کونسل کی حد تک متعارف کرایا اور تشکیلیں کی ہیں۔

سفر آخرت:

۲۴/ مارچ ۱۹۸۳ء میں آپ نے اپنے بچوں سے فرمایا کہ مجھے نیچے لٹا دو اور اسی رات داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کے جنازہ میں علماء کرام، مشائخ عظام، دینی و سیاسی راہنماؤں، مذہبی جماعتوں کے عہدیداروں اور کارکنوں سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے کی۔ آپ کی تدفین جامع مسجد قاسم علی خان پشاور میں عمل میں لائی گئی۔ آپ کی وفات سے ملک بھر میں افسردگی چھا گئی۔ مخالف وموافق ہر آنکھ پرنم تھی۔ اللہ تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔

(نوٹ) یہ مضمون تحقیقی مقالہ برائے ایم اے اسلامک تھیالوجی ”مفتی سرحد مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی کی دینی وسیاسی خدمات“ سے لیا گیا ہے۔ مقالہ نگار رحمت خان، زیر نگرانی ڈاکٹر حافظ عبدالغفور پروفیسر اسلامیہ کالج، پشاور۔

☆☆..................☆☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بہت ہی زرخیر دل ودماغ کے مالک تھے، جہاں انہوں نے ملک وملت کے مفاد کے لئے اور عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ وہاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا قیام بھی انہیں کی تجویز پر ہوا۔ مولانا جالندھریؒ نے اپنے استاذ محترم خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور دیگر عمائدین ملت کو تجویز پیش کی کہ ہمارے دینی مدارس کا ایک بورڈ ہونا چاہئے، جس کے ماتحت سالانہ امتحانات لئے جائیں۔ مدارس عربیہ پر آنے والے ابتلاء وآزمائش کا مقابلہ کیا جائے وغیرہ ذالک۔ چنانچہ آج سے تقریباً ۶۲ سال قبل ۱۹۵۹ء میں وفاق المدارس العربیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ، حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ سمیت کئی ایک عمائدین اس کے صدور وسرپرست رہے۔ اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے منسلک مدارس اور جامعات کی تعداد چوبیس ہزار سے زائد ہے۔ امسال جن طلبا اور طالبات نے امتحان دیا، ان کی تعداد دو لاکھ ستر ہزار سے متجاوز ہے۔ وفاق سے منسلک جامعات اور مدارس میں معلّمی کے فرائض سرانجام دینے والوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ مسؤلین اور معتمدین جو ملک بھر کے مدارس کے امتحانات کی نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔ شعبہ حفظ میں اس سال اٹھتر ہزار سے زائد حفاظ کرام نے امتحان دیا۔ وفاق المدارس کے وقتاً فوقتاً نصاب میں ترمیم واضافہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو ضروریات اور حالات کے مطابق نصاب میں ترمیم کرتی رہتی ہے۔ امتحانی کمیٹی علیحدہ کام کر رہی ہے۔ میڈیا کو آرڈی نیٹر بھی نظام کا حصہ ہے۔ وفاق کے زیر اہتمام ماہنامہ وفاق المدارس اور سہ ماہی مجلّہ عربی زبان میں شائع ہو رہے ہیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

آہ! مولانا نور عالم خلیل امینی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید محمد زین العابدین

یہ مارچ ۲۰۱۴ء کی بات ہے، میں مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کا تذکرہ مرتب کر رہا تھا، مولانا شفیق احمد بستوی صاحب کے ذریعہ جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات مولانا عبدالرشید بستوی رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ ہوا، ان سے مولانا نور عالم خلیل امینی صاحب کا رابطہ نمبر لے کر حضرت مرحوم سے مولانا کاندھلویؒ پر ایک عدد مضمون لکھنے کی گزارش کی، حضرت نے کچھ ایام کے بعد نہ صرف یہ کہ مضمون دیا، بلکہ رابطہ فرما کر کچھ ہدایات بھی دیں، منجملہ ان میں یہ کہ مضمون میں کوئی تبدیلی نہ ہو، یہاں تک کہ الفاظ جس انداز سے لکھے گئے ہیں، نیز یہ کہ علامات ترقیم اور اعراب میں بھی تبدیلی نہ ہو، الا یہ کہ اگر بعض الفاظ یا اعراب کو کمپیوٹر قبول نہ کرے تو بدلنے کی گنجائش ہوگی۔ کتاب میں شامل مضامین میں سب سے شان دار مضمون مولانا ہی کا تھا، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے مضمون سے میری کتاب میں جان آ گئی تھی، بعد ازاں کتاب شائع ہوئی تو ایک صاحب کے ہاتھ مولانا بستوی مرحوم کو بھجوائی گئی، مولانا از خود دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت امینی صاحب کی خدمت میں کتاب پیش کی، بعد میں میں نے رابطہ کیا تو بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ گفتگو فرمائی، مضمون ان کے ذوق کے مطابق اور کتاب میں درست جگہ لگا تھا، مقالات و مضامین کے گوشہ میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے بعد انہی کا مضمون تھا، کافی دیر گفتگو فرمائی، جس میں ''پس مرگ زندہ'' کے بعد لکھے گئے تعزیتی مضامین کے جمع و ترتیب کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کو نئے نام سے الگ کتاب کی صورت میں لاؤں گا، ''پس مرگ زندہ'' کی دوسری جلد نہیں بناؤں گا۔ چناں چہ ابھی چند دن قبل ہی مولانا نایاب حسن قاسمی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ''رفتگانِ نارفتہ'' کے نام سے انہی وفیاتی مضامین پر مشتمل مولانا کی نئی کتاب پریس چلی گئی ہے، جس میں ناچیز کی کتاب کے لئے لکھا گیا مضمون بھی شامل ہے، اس کے علاوہ اسی گفتگو میں یہ بھی فرمایا کہ ''میں نے شخصیات پر عربی میں بہت سے مضامین لکھے ہیں، خواہش ہے کہ وہ سب اردو میں منتقل ہو جائیں۔'' بہرحال یہ مولانا مرحوم سے میری آخری گفتگو تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو لکھنے کی بڑی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا، وہ دار العلوم دیوبند کے عربی رسالہ ماہنامہ ''الداعی'' کے سالوں سے مدیر تھے، بیک وقت عربی اور اردو دونوں کے مایہ ناز ادیب اور قلم کار تھے، بڑا معیاری لکھتے، کسی کا خاکہ کھینچتے تو وہ شخصیت گویا نگاہوں کے سامنے آ کھڑی ہوتی، جس موضوع پر بھی لکھتے، لکھنے کا حق ادا کر دیتے، گزشتہ دس سالوں میں عرب دنیا میں جو حالات رونما ہوئے، مولانا اپنے ''الداعی'' کے اداریوں میں (جو عرب دنیا میں خوب پڑھے جاتے تھے) بڑے زوردار انداز میں صلیبی و صیہونی چالوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے اور ان کو سوتے سے جگانے کی کوشش کرتے تھے اور یہ وہی فریضہ تھا جو اپنے وقت میں مولانا علی میاں ندویؒ انجام دیا کرتے تھے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے بعد عرب دنیا کے علمی حلقوں میں ہندی علما میں سے جس شخصیت کی تحریروں کی دھوم تھی وہ مولانا نور عالم خلیل امینیؒ ہی تھے۔ مجھے ان کی کتابوں میں سے ''پس مرگ زندہ''، ''وہ کوہ کن کی بات''، ''مقالاتِ امینی'' اور ''صلیبی و صیہونی جنگ'' پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف رسائل و جرائد میں ان کے جو مقالات و مضامین شائع ہوتے تھے، وہ بھی نظر سے گزرتے تھے، ان کو پڑھ کر محسوس ہوتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں وقت کو ضائع نہیں کرتے ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں سرسری نوعیت کی نہیں ہوتی تھیں، لکھنے پڑھنے والے احباب جانتے ہیں کہ کسی موضوع پر کوئی عام سی تحریر بھی اچھا خاصا وقت لے لیتی ہے اور پھر مولانا جو تحریریں لکھتے تھے وہ اپنے موضوع پر جامع مانع، علمی، ادبی اور مفصل و مکمل ہوا کرتی تھیں، تو ان میں ان کی کس قدر محنت اور وقت صرف ہوتا ہوگا؟!

(باقی 26 صفحہ پر)

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ!

محترمہ سیّدہ ناجیہ شعیب احمد

فرانسیسی پروڈکٹس کا بائیکاٹ کرنے کے لئے متحد ہونے والے غیرت مند مسلمانو! بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ قادیانی مصنوعات کتنی آسانی کے ساتھ ہمارا ایمان برباد کررہی ہیں۔

سادہ، لاعلم اور ناخواندہ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے کے لئے تمام مشہور و معروف سپر اسٹورز پر کتنی آسانی کے ساتھ قادیانی پراڈکٹس شیزان، ثمر قند و دیگر اشیاء باآسانی دستیاب ہیں اور بے چارے لاعلم و نادان مسلمان انہیں اپنے گھروں میں لاکر اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں۔ ہائے روزِ محشر کیا منہ دکھائیں گے ہم اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

یہ حال صرف نامی گرامی سپر اسٹورز کا نہیں ان کے علاوہ دیگر علاقوں میں واقع چھوٹے چھوٹے جنرل اسٹورز، میڈیکل اسٹورز میں بھی قادیانی پروڈکٹس موجود ہیں۔

میں نے بذاتِ خود کئی جگہ شیزان کے متعلق دکان داروں کو آگاہی دی۔ مگر بے سود کیونکہ تمام بڑے ڈیپارٹمنٹل اسٹورز کی سبھی برانچز نارتھ کراچی، حیدری، گلشنِ اقبال وغیرہ میں قادیانی پروڈکٹ کی موجودگی کسی بھی غیرت مند مسلمان کا منہ چڑانے کے لئے کافی ہے۔ اس پر ستم یہ کہ وہاں نوجوان لڑکیوں کو انتہائی چست لباس پہنا کر کھڑا کردیا گیا کہ مسلمان مردوں کو نظروں کی حفاظت کرنا دشوار ہوگیا ہے۔ یہ سب باقاعدہ طور پر ایک منظم و مرتب سازش کے تحت کیا جارہا ہے۔ ہمارے معاشرے کے تقریباً ہر طبقے کے لوگوں پر سپر اسٹورز میں جاکر خریداری کرنے کا خبط سوار ہے۔ ان سپر اسٹورز پر اشیائے خورد و نوش سے لے کر ضروریاتِ زندگی کا سارا سامان موجود ہوتا ہے۔ سال کے بارہ ماہ یہاں لوگوں کی آمد و رفت لگی رہتی ہے۔ ''ہر طرح'' کی سہولیات فراہم کرنے کی وجہ سے ''ہر طرح'' کے لوگ ان سپر اسٹورز میں آتے جاتے رہتے ہیں وہاں جاکر نظریں سینکتے ہوئے اپنا مال لٹانے کے ساتھ اپنی شرم و حیاء اور ایمانی حلاوت کی دولت بھی وہیں کہیں گرا آتے ہیں۔

رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہمارا ایک مشہور ڈیپارٹمنٹل اسٹور جانا ہوا۔

بے اختیار آہ نکل گئی! اسلامی جمہوریہ پاکستان سلطنتِ خداداد کے آزاد باشندے کیسے غیروں کے اشاروں پر ناچنے پر مجبور ہیں۔

اس اسٹور کے شروع کے سبھی شعبوں میں دو، تین نوجوان لڑکیاں سر پر حجاب اوڑھے ہوئے، انتہائی چست و بیباک لباس زیبِ تن کئے، معصوم چہروں پر میک اپ تھوپے زبردستی کی مسکراہٹ چسپاں کرکے پیکرِ شرم و حیاء یہ حوا کی بیٹیاں، قادیانی اشیائے خورد و نوش فروخت کرنے پر مامور کی گئی ہیں۔ یہ بے باکی اور بے حیائی حلق میں اٹکی ہوئی تھی کہ میں اس وقت دکھ اور صدمے سے نڈھال ہوکر رہ گئی جب ان بچیوں کے سینوں پر شیزان کا بیج لگا دیکھا۔

میں بہت محتاط انداز میں ایک لڑکی کو اکیلا دیکھ کر آگے بڑھی۔

کیچپ چٹنی اچار کی پروڈکٹس کے پاس کھڑی لڑکی کے چست و بیباک لباس اور مغربی وضع قطع سے نظریں چرا کر میں نے آہستگی سے بہت رقت آمیز لہجے میں پوچھا: ''آپ مسلمان ہیں؟''

اس نے اثبات میں سر ہلایا تو میں نے ایک آہ بھر کر اس کے سینے پر لگے شیزان کے بیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''پیاری! آپ لاعلمی میں اپنے پیارے محبوب نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو سپورٹ کررہی ہیں ان کی نمائندگی کرکے اپنے آقا کا دل دکھا رہی ہیں۔ یہ لوگ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ گستاخ

ہیں زندیق ہیں۔

یہ اگر سچے دل سے معافی نہیں مانگتے تو روئے زمین پر ان سے برا اور بد بخت کوئی نہیں ہے۔ ان کا ساتھ دینے والے بدنصیب نبی آخرالزماں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

کیا آپ یہ بیج لگا کر قادیانیوں کی نمائندگی کر کے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا چاہتی ہیں؟

اس نے بڑے تحمل سے مسکراتے ہوئے میری پوری بات سنی۔ اس کے میک زدہ چہرے پر شرمندگی یا ندامت کا رتی بھر تاثر نہیں ابھرا تھا۔ مگر میرا درد بھرا لہجہ اس کے قلب و جگر پر ایک ضربِ کاری لگانے میں کامیاب ہو گیا ہو شاید۔ ایسی ہی ایک ضرب بحیثیت محمدی آپ بھی لگا سکتے ہیں۔ خود کو کمزور اور بے بس سمجھنا چھوڑ دیں۔ یاد رہے ایک حقیر چیونٹی، ہاتھی جیسے دیوہیکل جانور کی سونڈ میں گھس کر اسے بے حال کر سکتی ہے..!

ہم آپ سب مل کر ایک ہو جائیں اور طاغوتی و باطل طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اپنے گھر، علاقے، شہر اور ملک کے کونے کونے سے ان ظالموں کی پروڈکٹ نکال باہر کریں۔ ذرا سی ہمت اور بہادری کی ضرورت ہے۔

آئیے! آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھانے والوں کے کلیجے پھاڑ دیں۔

حُب نبی کی شمع جلائے جا
مثلِ پروانہ جاں اپنی لٹائے جا

☆☆..........☆☆

بقیہ:......اسلام میں عورتوں کے حقوق

بیٹی کے معاشرتی حقوق:

اسلام نے عربوں میں جاری نوزائیدہ بچیوں کے قتل کے رواج کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ سورۂ تکویر کی آیت ۸ اور ۹ میں کہا گیا ہے: "اور جب زندہ دفن کردی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی؟"

صرف نومولود لڑکیوں ہی کا قتل نہیں، اسلام میں ہر قسم کے طفل کشی قطعی ممنوع قرار دی گئی ہے خواہ اس کی جنس کچھ بھی ہو۔ یہ بات سورۂ انعام کی آیت نمبر ۱۵۱ میں یوں کہی گئی ہے: "اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔" ایسی ہی بات سورۂ بنی اسرائیل میں بھی کہی گئی ہے: "اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل بڑا گناہ ہے۔"

اسلام سے پہلے عرب میں کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو اکثر اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ الحمدللہ! اسلام کے پھیلنے کے بعد یہ طریقہ ختم ہو گیا، مگر بدقسمتی سے ہندوستان میں یہ اب تک جاری ہے۔ بی بی سی ایک پروگرام میں جسے: "Let Her Die" (اس لڑکی کو مرنے دو) کا نام دیا گیا تھا "Emily Beckenen" نامی برطانوی رپورٹر نے بھارت میں بیٹیوں کے قتل پر ایک تحقیقی رپورٹ میں انکشاف کیا تھا کہ بھارت میں ہر روز تین ہزار سے زیادہ حمل جنین کے مونث ہونے کا پتہ چل جانے کی وجہ سے ضائع کرائے جاتے ہیں۔ اس حساب سے سال بھر میں دس لاکھ سے زیادہ جنین اس ملک میں بیٹی سے بچنے کے لئے ضائع کرا دیئے جاتے ہیں اور تامل ناڈو جیسے صوبوں میں بڑے بڑے اشتہاری بورڈ اور پوسٹر نظر آتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ پانچ سو روپے خرچ کریں اور پانچ لاکھ روپے بچالیں۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ آپ الٹرا سونوگرافی یا امینوسین ٹیسٹس جیسے میڈیکل ٹسٹ کرا کے ہونے والے بچے کی جنس کا پتہ چلالیں اور اگر یہ لڑکی ہو تو آپ حمل ضائع کرا کے پانچ لاکھ روپے بچا سکتے ہیں۔ کیسے؟ بیٹی کی پرورش پر آپ جو رقم خرچ کریں گے اور پھر شادی کے موقع پر ہندوستان کے رواج کے مطابق لاکھوں کا جو جہیز اس کی سسرال بھیجیں گے، حمل ختم کرا کے یہ ساری رقم بچائی جا سکتی ہے۔ تامل ناڈو کے سرکاری اسپتال کی رپورٹ کے مطابق اس طرح دس لڑکیوں میں سے چار کو مار دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہندوستان میں عورتوں کی آبادی کا مردوں سے کم ہونا باعث حیرت نہیں ہے۔ دختر کشی کا طریقہ ہندوستان میں صدیوں سے جاری ہے۔

قرآن کریم بیٹیوں کے قتل ہی کو ممنوع قرار نہیں دیتا، بلکہ بیٹے کی ولادت پر خوشی کے مقابلے میں بیٹی کی پیدائش پر رنج و ملال پر بھی گرفت کرتا اور اس روش کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام میں بیٹی کی اچھی پرورش اور تعلیم و تربیت کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ بیٹی اور بیٹے کی پرورش میں جانبداری اور امتیازی سلوک کی قطعی ممانعت ہے۔ ایک حدیث کے مطابق، نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو پیار کیا اور اپنی گود میں بٹھایا لیکن اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اس رویے پر گرفت کی اور اس شخص سے کہا کہ تم بے انصافی کے مرتکب ہوئے ہو، تمہیں اپنی بیٹی کو بھی پیار کرنا اور اپنی گود میں دوسری طرف بٹھانا چاہئے۔

(جاری ہے)

دعاوئ مرزا قادیانی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی میں کئی قلابازیاں کھائیں۔کبھی ختم نبوت کا اقرار کیا اور کبھی انکار کردیا۔کبھی وحی نبوت ورسالت کے بند ہونے کا اعلان کیا اور کبھی جاری ہونے کا۔ ذیل میں چند ایسے حوالہ جات پیش خدمت ہیں جن میں وحی نبوت کے بند ہونے کا اعلان کیا۔

۱:... ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو، کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔“

(ازالہ اوہام ص:۷۶۱، خزائن:۳، ص:۵۱۱)

۲:... ”یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبریل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہوجائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہوجائے اور وہ امر جو مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔فتدبر۔“

(ازالہ اوہام ص:۳۱۴، خزائن:۳، ص:۴۱۴)

۳:... ”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص:۵۷۷، خزائن:۳، ص:۴۱۲)

۴:... ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہوچکا ہے کہ وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے۔“

(ازالہ اوہام ص:۶۱۴، خزائن:۳، ص:۴۳۲)

۵:... ”اللہ نے مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سردار و امام ہے، جو رسول امی و امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے، اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“

(منن الرحمٰن ص:۴۹، خزائن:۹، ص:۱۶۴)

۶:... ”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ (الاحزاب:۴۰) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوہام ص:۴۳۱، خزائن:۳، ص:۴۳۱)

بعد ازاں دعویٰ نبوت کی بنیاد رکھتے ہوئے:

ظلی، بروزی، غیر تشریعی نبی اور بالآخر اپنے آپ کو نبی تک کہہ دیا، بلکہ محمد رسول اللہ ہونے کا مدعی بن بیٹھا، چنانچہ ذیل میں اس کے نبوت سے متعلق دعاوی کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱:... تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام، توضیح المرام اور ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے...... یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے...... یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں، بلکہ سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں...... ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں...... اگر مسلمانوں کے دلوں پر یہ الفاظ شاق گزرے ہیں تو الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں...... اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص:۲۵۸،۲۵۷ ملخصاً)

محدث کے بجائے نبی ہونے کا دعویٰ:

اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت کی اتباع سے حاصل ہے...... یعنی آپ لوگ جس امر کا نام...... (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸)

ختم نبوت ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب:

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے، جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کوئی پتہ نہیں جو کچھ ہیں قصے ہیں...... میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں، نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، ضمیمہ، ص۱۸۳، خزائن، ج:۲۱ ص:۳۵۴)

محدث ہونے کا دعویٰ:

"مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الہام کیا: انت محدث اللہ۔" (تذکرہ مجموعہ کشوف والقیامات، ص:۸۲، طبع چہارم)

میں آدم، میں احمد، مریم، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد ہونے کا دعویٰ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا مریم اسکن مرزا اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔ مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے، اور نہ احمد سے اس جگہ خاتم الانبیاء مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں، موسیٰ، عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں ان ناموں سے وہ انبیاء مراد نہیں ہیں، بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے...... اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے، جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات، ص:۵۵، ۵۶)

خاتم الاولیاء ہونے کا دعویٰ:

"وانا خاتم الاولیاء۔"

(خطبہ الہامیہ، ص:۳۵، خزائن:۱۶، ص:۷۰)

خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ:

"میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اسی طرح میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۶، خزائن:۱۸، ص:۲۱۰)

امام الزمان ہونے کا دعویٰ:

"امام الزمان میں ہوں۔" (ضرورۃ الامام، ص:۲۴، خزائن:۱۳، ص:۴۹۵)

مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ:

"والمجدد، المامور، والعبد المنصور، والمھدی المعھود والمسیح الموعود۔" اور میں وہ مجدد ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔" (خطبہ الہامیہ ص:۱۸، خزائن:۱۶، ص:۵۱، از مرزا قادیانی)

حجر اسود ہونے کا دعویٰ:

"یکے پائے من بوسید۔ ومن مے گفتم کہ حجر اسود منم" (ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے اسے کہا کہ میں حجر اسود ہوں)۔

(تذکرہ، ص:۲۹، طبع چہارم)

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

"خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔" (تذکرہ، ص:۲۸)

میرے پاس جبریل آیا:

"میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا...... اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے، اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۳، خزائن:۲۲، ص:۱۰۶)

خدا تعالیٰ کی وحی:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔" (حقیقۃ الوحی، ص:۳۷۸، خزائن:۲۲، ص:۵۰۳)

بارش کی طرح وحی:

"مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر نازل ہوئی ہے، اس نے مجھے عقیدہ ختم نبوت پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

(حقیقۃ الوحی، ص:۱۵۰، خزائن:۲۲، ص:۱۵۳)

۲۳ برس کی متواتر وحی:

"میں خدا تعالیٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں، میں اس پاک وحی پر اس طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔" (حقیقۃ الوحی، ص:۱۵۰، خزائن:۲۲، ص:۱۵۴)

نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم، ص:۴۴۷)

سچا خدا جس نے قادیان میں رسول بھیجا:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء، ص:۱۱، خزائن:۱۸، ص:۲۳۱)

قادیان رسول کا تخت گاہ:

"تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک

طاعون دنیا میں رہے، گوستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔“

(دافع البلاء ص:۱۰، خزائن:۱۸، ص:۲۳۰)

خدا کا مرسل:

”یٰسین انک لمن المرسلین“...... اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، خزائن:۲۲ ص:۱۱۰)

تمام لوگوں کی طرف خدا کا رسول:

”وقل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً“......اور کہہ دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات، ص:۳۹۲)

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر ص:۹۳، خزائن:۱۲، ص:۹۵)

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

(براہین احمدیہ، ہر چہار حصص ضمیمہ، ص:۱۰، خزائن:۱، ص:۱۹)

”میں اس رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔“

(چشمہ معرفت ص:۳۲۴، خزائن:۲۳، ص:۳۴۰)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر:

”وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین“ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور کافروں سے جاملوں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔“

(حمامۃ البشریٰ ص:۱۳۱، خزائن:۷، ص:۲۹۷)

”معاذ اللّٰہ ان ادعی النبوۃ بعد

بقیہ:......آہ! مولانا نور عالم خلیل امینی رحمہ اللہ

الغرض! مولانا امینی علمی و ادبی دنیا کی بڑی قیمتی اور انوکھی شخصیت تھی، یہ شخصیت برسوں کی محنت و مشقت اور بڑی بڑی شخصیات کی صحبت سے تیار ہو کر کندن بنی تھی، اور پھر کتنے ہی لوگوں نے بلاواسطہ اور بہتوں نے ان کی تحریروں کے ذریعہ ان سے استفادہ کیا اور علم و ادب کے اس روشن چراغ سے اپنے دل و دماغ کو منور کیا۔

مولانا کی تحریروں سے پتا چلتا ہے کہ ان کا تعلیم کے حصول کا زمانہ بڑی مشقتوں اور تنگیوں والا تھا، مشکلات و پریشانیوں سے پُر حالات کے باوجود ثابت قدمی اور انتہائی محنت سے وقت کے جید مدرّسین اور علما و مصنفین سے مستفید ہوئے، خصوصاً مولانا سید محمد میاں دہلویؒ اور مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے بہت کچھ سیکھا اور پھر وہی کچھ پوری زندگی دوسروں کو سکھاتے رہے، مولانا کی آبائی و خاندانی کوئی اونچی نسبت نہ تھی، نہ ہی مالی اعتبار سے کوئی بڑا بیک گراونڈ تھا، وہ جو کچھ بھی بنے، اپنی ہی محنت و جدوجہد اور علمی قابلیت سے بنے، اپنی صلاحیت ولیاقت ہی کا نتیجہ تھا کہ عربی زبان و ادب کی خدمات پر انہیں ان کے ملک میں صدر جمہوریہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ نیز یہ کہ ہند و پاکستان اور عرب دنیا کے دینی و علمی حلقوں میں ایک عالمی ادیب و مایہ ناز مصنف و قلم کار کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، ان کی زندگی میں سبق ہے ان احباب کے لئے جو اپنی صفر کارکردگی کے باوجود صرف اپنی خاندانی نسبتوں پر نازاں رہتے ہیں۔ بہر حال مولانا امینی رحمۃ اللہ علیہ کا خلا مدتوں پُر نہ ہو سکے گا۔

اب ضرورت ہے کہ مولانا کی تحریروں اور کتابوں ہی سے استفادہ کیا جائے۔ مولانا کی کتابوں میں سے ”وہ کوہ کن کی بات“ مکتبہ بیت العلم کراچی نے، ”صلیبی، صیہونی جنگ“ الرحیم اکیڈمی، لیاقت آباد کراچی نے اور ”مقالاتِ امینی“ مکتبۃ الایمان کراچی نے شائع کی ہیں۔ جب کہ ”پس مرگ زندہ“ یہاں شائع تو نہیں ہوئی، البتہ اس کے کافی ہندی شائع شدہ نسخے مکتبہ رشیدیہ کراچی میں دستیاب رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے اور ان کی حسنات کو قبول فرمائے، ان کے پسماندگان اور بچوں کو صبر جمیل اور ان کی دستگیری فرمائے۔ یہ بھی تمنا ہے کہ مولانا کے چھوڑے ہوئے کاموں کی تکمیل ہو جائے، سنا تھا کہ وہ اپنی آپ بیتی لکھ رہے تھے، جس قدر بھی لکھی جا چکی ہے اس کو شائع ہونا چاہئے اور ان کے عربی و اردو کے مضامین بھی موضوعاتی صورت میں کتابی شکل میں آنے چاہئیں۔

ماجعل اللّٰه نبینا وسیّدنا محمد المصطفی صلی اللّٰه علیه وسلم خاتم النبیین"

ترجمہ: "خدا کی پناہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور سردار دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنادیا تو میں مدعی بنتا۔"

(حمامۃ البشریٰ ص:۱۳۰، خزائن:۷، ص:۳۰۲)

سلسلۂ نبوت جاری ہے:

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا اساسی و بنیادی عقیدہ ہے، جسے قرآن پاک نے ایک سو آیات میں اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں احادیث میں بیان فرمایا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے لے کر اب تک پوری امت اس عقیدہ پر متفق چلی آرہی ہے۔ برطانوی سامراج نے مسلمانوں کی کمر میں چھرا گھونپتے ہوئے سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر ایک منشی (اہلمد) کو مختلف دعاوی کے بعد نبوت کے منصب پر فائز کیا، حالانکہ گزشتہ سطور میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قادیانی مرزا کا ابتداء میں وہی عقیدہ تھا جو پوری امت کا چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے کہ وہ مدعی نبوت کو کافر قرار دیتا ہے، لیکن جب برطانوی سامراج نے اسے دعویٰ نبوت پر آمادہ کیا تو ابتداً میں اس نے اپنے آپ کو عیسائیت اور ہندو کے مقابلہ میں مناظر اسلام کی حیثیت سے پیش کیا تاکہ مسلمانان برصغیر کی ہمدردیاں حاصل کی جاسکیں، پھر اس نے مجدد، محدث، مہدی، مسیح، رحمۃ للعالمین، ہونے کا دعویٰ، مرزا کو الہام ہوا: "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔"

(تذکرہ، ص:۶۴)

خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ:

"میں بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص:۸، خزائن:۱۸، ص:۲۱۲)

توحید وتفرید خداوندی ہونے کا دعویٰ:

"انت منی بمنزلہ توحیدی وتفریدی، تو مجھ سے ایسا جیسے میری توحید وتفرید۔"

(تذکرہ، ص:۵۳، مجموعہ کشوف والہام مرزا)

عرش خداوندی ہونے کا دعویٰ:

"انت منی بمنزلة عرشی" تو میرے نزدیک عرش کے مانند ہے۔

(تذکرہ، ص:۴۲۷)

قرآن ہونے کا دعویٰ:

"مرزا کو الہام ہوا: "ما انا الا کالقرآن" میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ، ص:۵۷۰)

میکائیل ہونے کا دعویٰ:

"بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کے لفظی معنی خدا کی مانند۔"

(اربعین:۳، ص:۲۵، خزائن:۱۷، ص:۴۱۳)

حسین سے بڑھ کر:

"اور اے قوم شیعہ اس پر مت اصرار کرو، کہ حسینؓ غیارا منجی (نجات دینے والا) ہے، کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے، جو حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء ص:۱۷، خزائن:۱۸، ص:۲۳۳)

زندہ علی ہونے کا دعویٰ:

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات، ج:۱، ص:۴۰۰)

مدینۃ العلم ہونے کا دعویٰ:

"انت مدینة العلم"... تو علم کا شہر ہے۔ (تذکرہ، ص:۳۲۰)

ابن مریم سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے۔"

(دافع البلاء، ص:۲۰، خزائن:۱۸، ص:۲۴۰)

رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ:

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے خبریں پانے والا بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۷، خزائن:۱۸، ص:۲۱۱)

آدم اور احمد مختار ہونے کا دعویٰ:

"آدم نیز احمد مختار، میں آدم اور احمد مختار ہوں۔" (نزول المسیح ص:۹۹، خزائن:۱۸، ص:۴۷۷)

محمد ہونے کا دعویٰ:

"پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللّٰه والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم" اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳، خزائن:۱۸، ص:۲۰۷)

احمد ہونے کا دعویٰ:

"وسمانی ربی احمد فاحمدونی" میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے، پس میری تعریف کرو۔

(خطبہ الہامیہ ص:۲۱، خزائن:۱۶، ص:۵۳)

☆☆..............☆☆

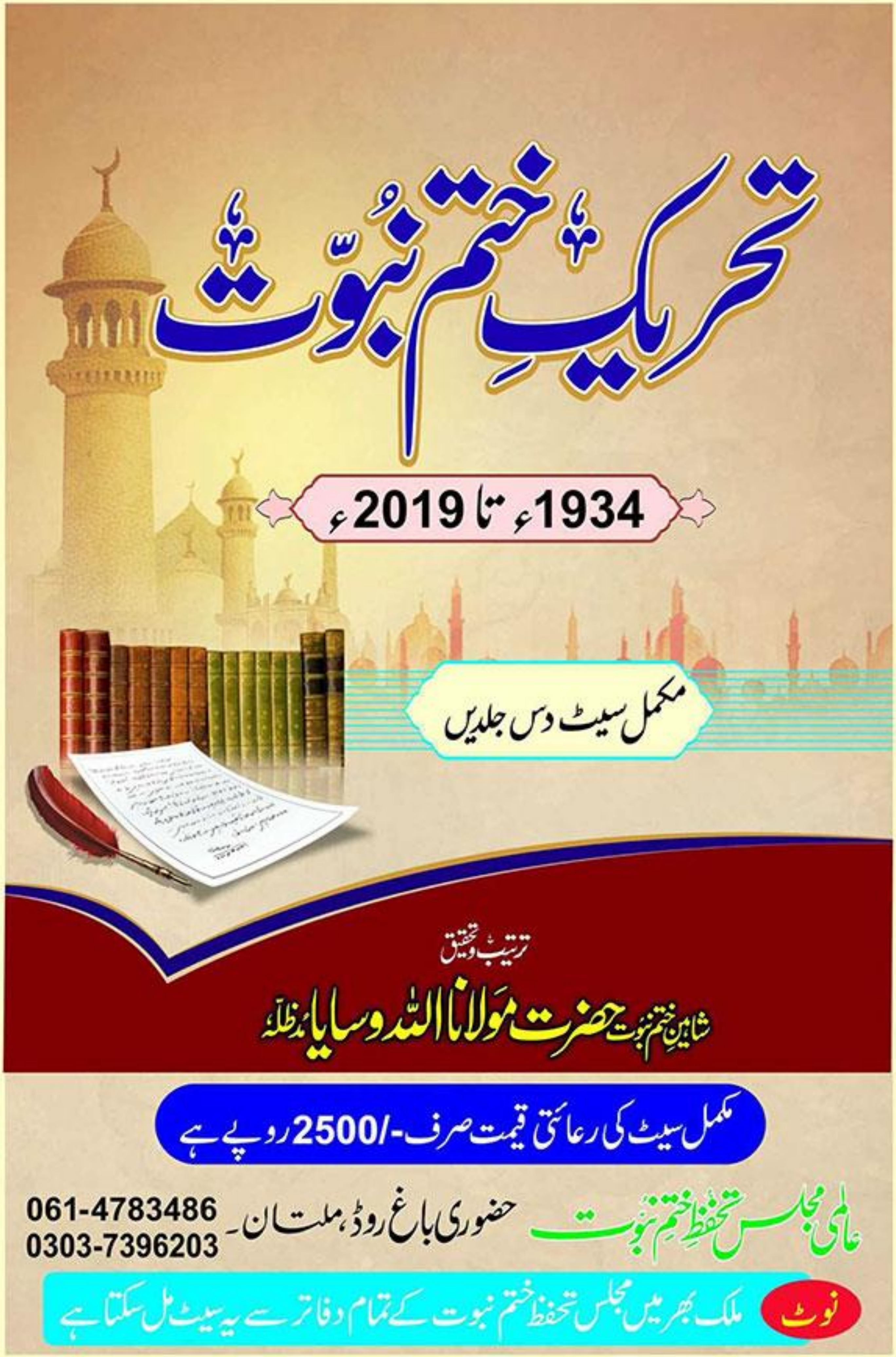

تحریکِ ختمِ نبوّت
1934ء تا 2019ء
مکمل سیٹ دس جلدیں
ترتیب وتحقیق
شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203
نوٹ
ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے